عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۱ | ۶ تا ۱۲/جمادی الاول ۱۴۴۴ھ مطابق یکم تا ۷/دسمبر ۲۰۲۲ء | شمارہ: ۴۵

سودی نظام سے نجات کی نوید

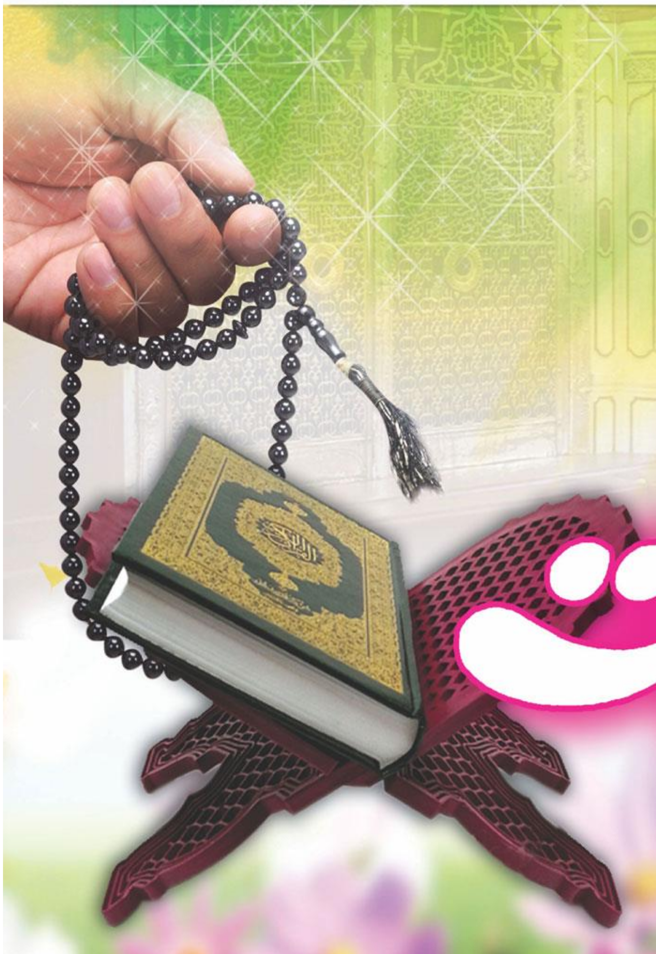

ذکر اللہ کی اہمیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امراء کا انتخاب

حضرت نفیس شاہ کی متفرق یادداشتیں

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

ایصالِ ثواب کے لئے قبرستان جانا

س:...... ایک شخص اپنے گھر ہی سے قرآن کریم، درود شریف اور تسبیحات وغیرہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرتا ہے جبکہ دوسرا شخص قبرستان جا کر ایصالِ ثواب کرتا ہے تو ان دونوں میں کوئی فرق ہے یا دونوں ثواب میں برابر ہیں؟

ج:...... ثواب تو دونوں کی طرف سے برابر ہی پہنچے گا۔ دونوں میں فرق کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ البتہ قبرستان جا کر زیارت قبور کا ثواب بھی ملے گا اور میت کو بھی اس سے زیادہ خوشی ہوگی۔ اس لئے کبھی کبھی قبرستان بھی زیارت کے لئے جانا چاہئے۔

درود شریف پورا لکھنا چاہیے

س:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جب نام لیتے ہیں یا سنتے ہیں تو درود شریف پڑھتے ہیں، اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھتے ہیں، تب بھی درود شریف لکھنا چاہیے۔ بعض لوگ صرف صلعم لکھ دیتے ہیں، پورا درود شریف نہیں لکھتے۔ کیا اس طرح درود پڑھنا یا لکھنا درست ہے؟

ج:...... مختصر درود شریف صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ لکھنے اور پڑھنے میں کم از کم اس کا اہتمام کرنا چاہیے، ناقص درود شریف پڑھنا درست نہیں، کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حق تلفی ہے اور اس سے درود بے معنی ہوکر رہ جاتا ہے، فقہاء اور محدثین تو تحریر میں ناقص درود شریف لکھنے کو بھی منع فرماتے ہیں۔ اس لئے صلعم لکھنے کے بجائے صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا چاہیے۔

رزق میں وسعت اور ادائیگی قرض کے لیے دعا

س:...... رزق میں وسعت اور کشادگی کے لئے اور قرض کی ادائیگی کے لئے کوئی دعا جو حدیث سے ثابت ہو، تحریر فرمادیں۔

ج:...... رزق میں وسعت اور برکت کے لئے سب سے پہلے نمازوں کا اہتمام کریں اور جن لوگوں کے حقوق آپ سے متعلق ہوں، ان کے حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔ اس سے رزق میں وسعت ہوتی ہے اور وسعت رزق کے لئے اور قرض کی ادائیگی کے لئے حدیث میں یہ دعا منقول ہے، اس کو پڑھنے کا معمول بنائیں:

”اَللّٰھم اکْفِنَا بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ، اَللّٰھمّ اَغْنِنَا بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔“ (ترمذی، ج:۲،ص:۱۴۸)

تسبیحات دونوں ہاتھوں پر پڑھنا درست ہے

س:...... تسبیح فاطمی جو عصر اور فجر کی نماز کے بعد پڑھتے ہیں، کیا وہ صرف دائیں ہاتھ پر پڑھنی چاہئے یا دونوں ہاتھوں پر پڑھنا درست ہے؟

ج:...... تسبیحات خواہ فجر وعصر کے بعد پڑھی جائیں یا کسی اور موقع پر، ان کو دونوں ہاتھوں پر پڑھنا درست ہے۔ حضرت یسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”یا معشر النساء اعقدن بالأنامل فانھن مسؤلات مستنطقات۔“ (ترمذی، ج:۲،ص:۱۹۸)

ترجمہ: ”اے گروہِ خواتین! انگلیوں کے پوروں سے تسبیحات کو شمار کیا کرو کہ ان سے بھی پوچھ ہوگی اور ان کو بھی گویائی عطا کی جائے گی۔“

دیکھیں اس ارشاد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں کوئی فرق نہیں فرمایا بلکہ مطلقاً ہاتھوں پر تسبیحات کو شمار کرنے کا حکم دیا، لہٰذا دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں پر تسبیحات پڑھنا درست ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۴۱ — ۶ تا ۱۲ ربیع الاول جمادی الاول ۱۴۴۴ھ، مطابق یکم تا ۷ دسمبر ۲۰۲۲ء — شمارہ: ۴۵

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

مجلس کے مرکزی نائب امراء کا انتخاب	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
سودی نظام سے نجات کی نوید!	۱۱	حضرت مولانا زاہد الراشدی
مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کا سانحہ ارتحال	۱۳	روزنامہ امت رپورٹ
ذکر اللہ کی اہمیت	۱۵	بیان: ڈاکٹر عبدالسلام مدظلہ
سردار احمد خان پتافی رحمۃ اللہ علیہ	۱۸	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
خبروں پر ایک نظر	۲۰	ادارہ
حضرت نفیس الحسینیؒ کی متفرق یادداشتیں!	۲۲	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی جھلکیاں	۲۷	〃 〃 〃 〃 〃

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLIS TAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۷۸۳۴۸۶-۰۶۱
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سیّد شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۱۵ (۵ ھ نبوت کے واقعات)

۴:...اسی سال کے آخر یا ۶ ھ نبوّت کے آغاز میں حبشہ کی دُوسری ہجرت ہوئی، اس بار مہاجرین کے قافلے میں ۸۳مرد، ۱۱قریشی خواتین اور سات پردیسی عورتیں شامل تھیں، بعض نے اس سے زیادہ تعداد بتائی ہے، ان میں سے چند ممتاز نام یہ ہیں: جعفر بن ابی طالب، ان کی اہلیہ اسماء بنتِ عمیس، خنیس بن حذافۃ السہمی، مصعب بن عمیر القرشی العبدری، مُعَیْقِیب بن ابی فاطمۃ الدوسی، مقداد بن الاسود الکندی، ابوعبیدۃ بن الجراح، خالد بن حزام بن خویلد، یہ حکیم بن حزامؓ کے بھائی ہیں، اُمّ المؤمنین سودہ بنتِ زمعہ، وغیرہم۔ شامی نے اپنی سیرت میں ہجرتِ اُولیٰ اور ہجرتِ ثانیہ والوں کے نام تفصیل سے ذکر کئے ہیں۔

۵:...اسی سال خالد بن حزام بن خویلدؓ کا انتقال ہوا، یہ حکیم بن حزامؓ کے بھائی اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں، قدیم الاسلام تھے، ان کی وفات حبشہ جاتے ہوئے راستے میں ہوئی اور انہیں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

”وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔“ (النساء:۱۰۰)

ترجمہ:...”اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے ہجرت کرکے اللہ تعالیٰ اور رسول کی طرف، پھر آ پکڑے اس کو موت تو مقرّر ہو چکا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ہاں۔“ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

۶:...اسی سال مشرکینِ مکہ ابوجہل، شیبہ، عتبہ، ولید بن عتبہ، عمارہ بن ولید، عقبہ بن ابی معیط، اُمیہ بن خلف وغیرہ کا مسجدِ حرام میں اِجتماع ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مکرّمہ کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے اور مسجدِ حرام کے قریب ہی کسی کافر نے اُونٹ ذبح کیا تھا، ان کافروں نے باہمی مشورہ کیا کہ کوئی شخص اس ذبح شدہ اُونٹ کی اوجھ کو اُٹھا کر لائے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب سجدے میں جائیں تو ان کی پشت پر رکھ دے۔ شقیٔ اَزَلی عقبہ بن ابی معیط اُٹھا اور نجاست بھری اوجھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عین اس وقت لاکر ڈالی جبکہ آپ ربّ العزّت کے سامنے سربسجود تھے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو ابھی کم سن تھیں، کسی نے جاکر بتایا، وہ آئیں اوجھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت سے ہٹائی، اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اَشقیائے مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے وہی بات کہی جو مؤمنِ آلِ فرعون نے کہی تھی، یعنی: ”کیا تم ایک آدمی کو محض اس جرم میں قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے: ”میرا ربّ اللہ ہے“ حالانکہ وہ تمہارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بدبختوں کا نام لے کر بددُعا فرمائی، چنانچہ وہ سب ایک ایک کرکے جنگِ بدر میں کام آئے، ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے انہیں بدر کے دن دیکھا کہ وہ سب قلیبِ بدر (بدر کے گڑھے) میں مقتول پڑے ہیں۔“

۷:...اسی سال حضرت سمیہ بنتِ خباط رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا، یہ ابوحذیفہ بن مغیرہ کی باندی، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ اور قدیم الاسلام صحابیہ تھیں، انہیں دینِ حق سے برگشتہ کرنے کے لئے گوناگوں عذاب دیئے گئے، مگر ان کے قدمِ ثبات میں لغزش نہیں آئی، ایک دن ابوجہل لعین آیا اور اس بے کس مظلوم کی نازک جگہ نیزے کی انی چبھوکر انہیں شہید کرڈالا، یوں اس معمر خاتون کو ”اِسلام کے پہلے شہید“ کا امتیازی شرف حاصل ہوا۔ (جاری ہے)

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر اور

مرکزی نائب امرأ کا انتخاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اکتالیسویں (۴۱ویں) سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۲۷، ۲۸/اکتوبر ۲۰۲۲ء بروز جمعرات، جمعہ منعقد ہوئی اور اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ ذیل میں اس کی رپورٹ پیش خدمت ہے:

یاد رہے! گزشتہ سال کانفرنس کی رپورٹ میں عرض کیا تھا کہ کمشنر فیصل آباد نے تمام ایجنسیوں کی مشاورت سے فیصلہ کا اعلان کیا تھا کہ امسال باہر کے پبلک پارک میں جمعہ کی نماز اجتماعی طور پر ادا کریں، مہمانوں کی رہائش، اسکرین لگا کر اسے پنڈال کے طور پر بھی استعمال کریں، اگلے سال اسٹیج بھی یہاں لے آئیں چنانچہ گزشتہ سال کی کانفرنس کے فوری بعد اس سال کی کانفرنس کے لئے باہر پارک میں انعقاد کے لئے درخواست جمع کرا دی گئی۔ سال بھر پہلے کی جمع کرائی ہوئی درخواست پر کانفرنس کے انعقاد تک متعدد مشاورتی اجلاسات، رپورٹوں، تمام کوششوں کے باوجود حکومت اپنا وعدہ پورا کرنے میں لیت ولعل سے کام لیتی رہی۔

۴۱ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے اشتہارات ستمبر کے اوائل میں شائع کر کے مبلغین حضرات اور دفاتر کو بھجوا دیئے گئے جو پورے ملک میں تقسیم ہوگئے۔ ستمبر کے مہینہ میں ملک بھر میں جو ختم نبوت کی کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ ان میں بھی چناب نگر کی کانفرنس کی دعوت واعلانات کا سلسلہ جاری رہا۔ چناب نگر کے قرب وجوار کے اضلاع میں دعوتی سالانہ تبلیغی دورہ، اشتہارات، پینا فلیکس اور سٹیکروں کی تنصیب، دروس، خطبات جمعہ اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ دعوتی مہم کے کام کو حسب سابق سرانجام دینے کے لئے ۱۳/اکتوبر ۲۰۲۲ء جمعرات کو مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مبلغین حضرات کا اجلاس صبح دس بجے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی ناظم تبلیغ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا محمد عارف شامی گجرانوالہ، مولانا خالد میر جہلم، آزاد کشمیر، مولانا عبدالرزاق اوکاڑہ، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاول پور، مولانا عبدالحکیم نعمانی جھنگ، مولانا فضل الرحمٰن منگلا شیخوپورہ، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا عتیق الرحمٰن ملتان، مولانا خالد عابد سرگودھا، مولانا توصیف احمد چناب نگر، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا محمد طارق معاویہ راولپنڈی، مولانا شرافت علی نارووال، مولانا مختار احمد میرپور خاص، مولانا محمد ساجد لیہ، مولانا ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ، مولانا محمد سلیمان ساہیوال، مولانا محمد حنیف بدین، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا ابرار شریف حیدرآباد، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان، فقیر: اللہ وسایا ملتان۔ چنانچہ تبلیغی ودعوتی مہم کے لئے

پہلے سے تجویز شدہ حلقوں میں کام کے لئے تمام حضرات جمعرات شام کو عازم سفر ہو گئے۔اشتہارات، پینا فلیکس اور سٹیکرز جو ہزاروں کی تعداد میں تھے، ان علاقوں میں تقسیم کے لئے حضرات ساتھ لے گئے۔ادھر مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے ۱۳/اکتوبر تا اختتام کانفرنس سوائے ایک آدھ باہر کے سفر کے باقی تمام وقت مسلم کالونی مدرسہ میں قیام کیا۔

۱......امسال نئے مدرسہ میں ٹینکی کے ساتھ دو منزلہ ایک سو واش روم تیار کرائے گئے۔ان کے نیچے وضوخانہ قائم کیا گیا۔پنڈال کے سب سے زیادہ قریب یہ تھے،سب سے زیادہ استعمال میں رہے۔

۲......امسال باہر کے پبلک پارک پورے پر سائبان کی تنصیب کی گئی۔امسال بھی پورا گراؤنڈ رہائش، کھانے کی تقسیم اور سکرین کے ذریعہ جلسہ گاہ کے طور پر بھرپور استعمال ہوا۔

۳......امسال اس گراؤنڈ میں دو بڑی سکرینیں لگائی گئیں۔پوری کانفرنس کے دوران یہاں بھی بھرپور حاضری رہی۔تمام تر رفقاء اپنے تبلیغی دورہ سے ۲۴، ۲۵/اکتوبر تک واپس آ گئے اور پنڈال کی تیاری اور کانفرنس کے جملہ انتظامات کی تکمیل کے لئے اپنی اپنی مفوضہ ڈیوٹی کو سرانجام دینے میں منہمک ہو گئے۔

۲۴/اکتوبر پیر کے دن پنڈال کی تیاری شروع ہوئی جو تمام تر مستعدی کے باوجود بڑی مشکل سے بدھ کی رات گئے جا کر مکمل ہوئی۔امسال کوئٹہ دفتر سے دو کوچوں پر مشتمل قافلہ بدھ کی شام پہنچ گیا۔دوسرا قافلہ جو حضرت مولانا مفتی محمد احمد مدظلہم کی قیادت میں آٹھ کوچوں پر مشتمل تھا رات گئے وہ پہنچا۔گویا امسال صرف کوئٹہ سے دس کوچوں پر مشتمل قافلہ شریک کانفرنس ہوا۔دوست ذکر کر رہے تھے کہ فی کوچ کرایہ دو لاکھ اسی ہزار روپے ادا کئے گئے۔امسال پنڈال کے لئے دو سو پچھتر نئی صفیں منگوائی گئیں۔بدھ اور جمعرات کی شب پوری رات قافلے آتے رہے اور نعروں کی گونج سے ساری رات پنڈال قابل رشک نظارے پیش کرتا رہا۔جمعرات نماز فجر کی جماعت پانچ بج کر چالیس منٹ پر مولانا محمد شاہد کی امامت میں ہوئی تو پورا پنڈال نمازیوں سے بھرا ہوا تھا۔دوسری جماعت پانچ بج کر پچاس منٹ پر جامع مسجد میں قاری محمد زبیر کی امامت میں ہوئی تو مسجد کے محراب سے مین گیٹ تک صفیں ہی صفیں تھیں۔ **الحمدللہ اوّلاً و آخراً!**

جمعرات کی نماز فجر با جماعت کے بعد پنڈال میں شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ کے درس قرآن سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔آپ کا درس تقریباً اشراق تک جاری رہا۔پوری رات قافلے آتے رہے اور کھانا بھی چلتا رہا۔اب درس کے بعد ناشتہ کا نظم شروع ہوا،اس کے آخر پر کھانا۔یوں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بدھ مغرب سے جمعرات عشاء کے بعد رات گئے تک،محض معمولی وقفہ سے سولہ گھنٹے کھانے کا نظم جاری رہا۔کھانا تیار کرنے والے، تیار کرانے والے اور تقسیم کرنے والے سینکڑوں دوست جو اس عمل کا حصہ ہوتے ہیں سب مبارک باد کے مستحق اور حق تعالیٰ کی رحمتوں کے حق دار ہیں۔حق تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔

امسال بڑے گوشت کے لئے ۹ بڑے جانور ذبح ہوئے جو اہل علاقہ نے کانفرنس کے مہمانوں کے لئے فی سبیل اللہ فراہم کئے۔اس کی تفصیل یہ ہے: (۱) حاجی رانا محمد طفیل دنیا پور ضلع لودھراں، (۲) ملک ماسٹر محمد خان ڈاور ضلع چنیوٹ، (۳) ملک عمر حیات ڈاور، (۴) مہر حاجی ریاض احمد جبانہ چنیوٹ، (۵) ملک حبیب کھوکھر ڈاور، (۶) ملک محمد یار ڈاور، (۷) ملک محمد جاوید ڈاور، (۸) مہر حاجی بختیار خضر کی چنیوٹ، (۹) محمد امجد و محمد سرفراز کلس مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ۔علاوہ ازیں حاجی محمد علی، محمد ناصر، محمد ساجد، محمد ہاشم خان اور حافظ راحت نیازی سمیت کالونی کے متعدد رہائشی حضرات

نے کانفرنس کے شرکاء کی مہمان داری کے لئے جمعرات شام بہت ساری پلاؤ کی تیار شدہ دیگیں مہیا کیں۔ جمعہ کے دن بجائے ناشتہ کے کھانا ہوتا ہے صبح ۹ بجے سے نماز جمعہ سے قبل تک بھرپور کئی شفٹوں میں ہزارہا خلق خدا کو کھانا کھلا کر پنڈال کو جمعہ کے لئے فارغ کر دیا گیا۔ اب آیئے! ہم کانفرنس کی نشستوں کے نقشہ کی جانب چلتے ہیں۔

۲۷/اکتوبر ۲۰۲۲ء بعد از فجر نشست اوّل: درس قرآن مجید مولانا مفتی محمد حسن لاہور۔

۲۷/اکتوبر ۲۰۲۲ء صبح دس بجے نشست دوم: افتتاح بدعا: مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف۔ تلاوت: قاری محمد عمیر مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی۔ نعت: مولانا امان اللہ، حافظ محمد ابوبکر، مسلم جان پشتو، حافظ ابوہریرہ، بابا خورشید۔ بیان: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا کلیم اللہ، مولانا محمد عاکف درجہ تخصص، مولانا سلطان درجہ تخصص، مولانا فاروق احمد درجہ تخصص، مولانا محمد عبداللہ مبلغ کراچی، مفتی محمد دین ٹل، مولانا مفتی محمد احمد کوئٹہ، مولانا عبدالرزاق کرک، مولانا عنایت اللہ مبلغ کوئٹہ، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاول پور، مولانا محمد سلیمان مبلغ ساہی وال، مولانا ظفر اللہ مبلغ لاڑکانہ، مولانا محمد ابراہیم ادھمی لکی مروت، مولانا محمد طارق مبلغ راولپنڈی، مولانا قاضی ہارون الرشید راولپنڈی، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر، حضرت مولانا قاری انور الحق کوئٹہ۔

۲۷/اکتوبر ۲۰۲۲ء بعد از ظہر نشست سوم: صدارت: حضرت امیر مرکزیہ مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہم۔ تلاوت: قاری محمد حنظلہ رحمانی۔ نعت: مولانا محمد قاسم گجر، حافظ ابوہریرہ، سید فضل امین چارسدہ، جناب محمد جعفر ملتان۔ بیان: مولانا مفتی ذکاء اللہ ساہی وال، قاری جمیل الرحمٰن اختر، قاری مولانا علیم الدین شاکر لاہور، حضرت مولانا محمد امجد خان لاہور، مولانا عبدالقیوم حقانی اکوڑہ خٹک، مولانا محمد رضوان عزیز، جناب منظور احمد میو ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کراچی۔ اختتامی بیان: قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم۔

۲۷/اکتوبر بعد از عصر نشست چہارم: بیان: حضرت مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی چکوال، حضرت مولانا مفتی عظمت اللہ بنوں۔ سوال و جواب: اللہ وسایا، ملتان۔

۲۷/اکتوبر بعد از مغرب نشست پنجم: مجلس ذکر: حضرت پیر طریقت مولانا قاضی ارشد الحسینی اٹک۔ نعت: محمود مصطفیٰ پیر شریف لاڑکانہ۔

۲۷/اکتوبر بعد از عشاء نشست ششم: صدارت: حضرت امیر مرکزیہ حافظ ناصر الدین خاکوانی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ۔ تلاوت: قاری عمار ظفر چیچہ وطنی۔ نعت: عبدالواحد جتوئی برادران سندھ، حافظ شریف محمودی چشتیاں، سید نادر شاہ چارسدہ، جناب ابوہریرہ سرگودھا۔ بیان: قاری جمیل احمد بندھانی، جناب حافظ عبدالعزیز، قاضی مشتاق احمد امیر مجلس پنڈی، مولانا ایوب ثاقب ڈسکہ، مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ، جناب عادل شاہ صوبائی سیکرٹری جمعیت طلباء اسلام، مولانا پیر سیف اللہ نقشبندی، مولانا محمد عاطف سرگودھا، مولانا نور محمد ہزاروی امیر مجلس سرگودھا، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا عتیق الرحمٰن ہزاروی، مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری متحدہ جمعیت اہل حدیث، خواجہ نظام الدین خانقاہ سیال شریف، خواجہ مدثر محمود تونسہ شریف، مولانا اشرف علی راولپنڈی، مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی فیصل آباد، مولانا مفتی محمد طیب جامعہ امدادیہ فیصل آباد، جناب محمد متین خالد لاہور، جناب جاوید قصوری جماعت اسلامی پاکستان، محترم جناب سراج الحق امیر جماعت اسلامی پاکستان، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی دارالقرآن فیصل آباد۔

نعت: محمد عثمان نعمانی، امین برادران، طاہر بلال چشتی۔ دعا: مولانا مفتی محمد حسن لاہور۔

۲۸/ اکتوبر ۲۰۲۲ء بعد از فجر نشست ہفتم: درس قرآن مجید: حضرت مولانا منیر احمد منور شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑپکا۔

اجلاس مرکزی مجلس عمومی: ۲۸/ اکتوبر ۲۰۲۲ء کو ۹ بجے صبح جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس منعقد ہوا۔ یاد رہے کہ ہر سہ سال کے بعد ملک بھر میں مجلس کی رکنیت سازی ہوتی ہے۔ جس میں مقامی جماعتوں کی تشکیل ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ہوتا ہے جس میں مرکزی دو نائب امراء کا انتخاب ہوتا ہے۔ اس دفعہ اس سہ سال مدت کے دوران ہمارے مخدوم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کا وصال ہوا۔ جس کے بعد حسب دستور مرکزی مجلس شوریٰ نے مرکزی امیر کے لئے حضرت مولانا پیر طریقت حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ کا انتخاب کیا۔ حضرت امیر مرکزیہ اس سے قبل نائب امیر تھے تو آپ کے امیر مرکزیہ بنتے ہی نائب امیر کا عہدہ خالی ہوگیا۔ چنانچہ مرکزی مجلس شوریٰ نے نائب امیر کے لئے حضرت مولانا سید محمد سلیمان بنوری کا انتخاب کیا۔

اب ۲۸/ اکتوبر کے اس اجلاس مرکزی مجلس عمومی میں دو نائب امراء کا آئندہ سہ سال کے لئے انتخاب ہونا تھا۔ پورے ملک سے مرکزی مجلس عمومی کے اراکین تشریف لائے۔ اجلاس میں چھ کرسیاں لگائی گئیں۔ مولانا حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی، مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مولانا خواجہ خلیل احمد، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا اعجاز مصطفیٰ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تشریف فرما ہوئے۔ تلاوت کلام مجید کے بعد اجلاس کی غرض وغایت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے بیان فرمائی۔ ایک تو دو مرکزی نائب امراء کا انتخاب تھا اور دوسرا ملک بھر میں جماعتی سطح پر انتخاب کے موقع پر جو صورت حال پیش آئی اس پر آپ نے روشنی ڈالی۔

آپ نے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مزاج یہ ہے کہ انتخابات میں عہدوں پر ہمارے ہاں لڑائی نہیں ہوتی۔ اس جماعتی انتخاب سے کوئی عہدہ کا اعزاز حاصل کرنا مقصود نہیں بلکہ عقیدہ ختم نبوت کی خدمت کے لئے جس کو جو عہدہ مل جائے وہ شرعی ذمہ داری سمجھے کہ میں نے تمام احباب کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جوڑ کر چلنا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ اعلان کیا گیا کہ جو مقامی جماعتیں اپنے طور پر اچھا کام کر رہی ہیں وہ نئے انتخاب کی بجائے اس سابقہ باڈی کی توثیق کر دیں تو بہت اچھا ہے۔ چنانچہ بہت ہی اکثریت کے ساتھ ایسے ہوا۔ دوبارہ الیکشن کی بجائے سابقہ باڈی کی توثیق کر دی گئی۔

دوسرا یہ کہ ہمارے مبلغین حضرات کو ہر جگہ مرکز کا نمائندہ سمجھنا چاہئے۔ ان کی عزت ووقار ان کے ساتھ تبلیغی امور میں تعاون ہونا چاہئے۔ مقامی جماعت ان کو اپنا نمائندہ سمجھیں ان کو ملازم کے بجائے باوقار طور پر احترام دیں۔ تاکہ مجلس کا کام زیادہ سے زیادہ بھائی چارہ کے ساتھ آگے بڑھ سکے۔

اس موقع پر حضرت مولانا قاری محمد اسلم مدظلہم نوشہرہ نے تجویز پیش کی کہ اس کا نوٹیفکیشن ہوجائے تو بہت اچھا ہوگا۔ اس پر (راقم اللہ وسایا) نے وضاحت کی کہ نوٹیفکیشن کی بجائے مجلس عمومی کی کارروائی کی رپورٹ میں اس کا ذکر آجائے گا۔ نیز یہ کہ مبلغ کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ خود کو تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف رکھے تمام رفقاء کو ساتھ لے کر چلے وہ مقامی جماعتوں میں فریق نہ بنے۔ کہیں ساتھیوں میں خدانہ کرے دورائے ہوجائے تو مبلغ کسی کی سائیڈ نہ لے تاکہ اس کی جانبداری متاثر نہ ہو۔ مبلغ ممبر سازی کے موقع پر کاپیاں تقسیم کرے، ان کے الیکشن کرائے لیکن خود فریق بالکل نہ بنے۔ مزید عرض کیا گیا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت میں عہدوں کی کبھی لڑائی نہیں ہوئی۔ مثلاً ایبٹ آباد میں بیس سال سے ایک صدر صاحب ہیں وہ بڑی خوش اسلوبی سے پورے نظم کو چلا رہے ہیں۔ بہاول پور میں گزشتہ پچاس سال میں دو امیر گزرے۔ پہلے امیر برس ہا برس امیر رہے ان کی وفات کے بعد دوسرے امیر

بنے۔یوں پچاس سال دو امراء نے پورے نظم کو نہایت عمدہ طور پر چلایا۔لاہور میں بھی پہلے حکیم ذوالقرنین تھے پھرالحاج بلند اختر نظامی اوراب مولانا مفتی محمد حسن۔یوں پچہتّر سال میں تین امیر آئے۔کبھی مقابلہ نہیں عہدوں پر اکھاڑ پچھاڑ نہیں ہوئی۔ہر سہ سال میں عہدوں پر مقابلہ اورزورآزمائی اور مبلغ کا فریق بننا ناقابل فہم ہے۔اگر اسے دین کا کام عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور خدمت اسلام سمجھیں گے تو پھر عہدوں پر تقابل کیسا؟ اوراگر تبلیغی کام میں عہدوں کے حصول کی خواہش ہے تو پھر دینی خدمت کی انجام دہی نہ ہوگی۔غرض تمام حضرات یہاں (مجلس عمومی) کے اجلاس سے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کے اس پیغام کو پلے باندھ کر جائیں کہ باہمی اعتماد کے ساتھ دینی خدمت کے جذبہ سے کام کو آگے بڑھائیں۔مبلغین کو مرکز کا نمائندہ خیال فرمائیں اور مبلغین حضرات خدمت وتبلیغ دین کے لئے تمام ساتھیوں کو جوڑ کر رکھیں۔بھول کر بھی کسی کی سائیڈ نہ لیں۔اپنا حکم چلانے،رائے دینے کی بجائے خود کو اتنا قابل اعتماد بنائیں کہ تمام ساتھی انہیں اپنا سمجھیں۔مبلغ فریق بن جائے تو مجلس کے کام میں رکاوٹ ہوگی۔تمام ساتھی اس کا لحاظ فرمائیں اوراپنے بزرگوں کے اس کام کے لئے قائم کردہ منہج کو کبھی ترک نہ کریں۔حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے مرکزی شوریٰ کے فیصلہ کی روشنی میں امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے تقرر کی توثیق کرائی۔آئندہ سہ سال کے لئے دو مرکزی نائب امراء مولانا صاحبزادہ عزیز احمد،مولانا سید محمد سلیمان بنوری کے نام پیش کئے۔جنہیں متفقہ طور پر آئندہ تین سال کے لئے مرکزی نائب امیر بالاتفاق منتخب کرلیا گیا۔اس موقع پر مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے مجلس کی تشکیل وپالیسی کے متعلق مجلس کی روایات کی بابت ایمان افروز گفتگو فرمائی۔حضرت الامیر مدظلہم نے ناظم اعلیٰ کے لئے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا اعلان فرمایا اور یوں مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی دعا پر اجلاس بخیروخوبی تکمیل کو پہنچا۔مجلس عمومی کے اجلاس کے شروع ہوتے ہی مولانا قاضی احسان احمد دو تین مبلغین حضرات کے ہمراہ اسٹیج پر تشریف لے گئے تاکہ کانفرنس کی کارروائی بروقت شروع ہوسکے۔

۲۸؍اکتوبر۲۰۲۲ء صبح ساڑھے نو بجے نشست ہشتم: صدارت: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، تلاوت: قاری احسان اللہ فاروقی، نعت: جناب محمد سمیع لاہور، جناب امین اللہ، بیان: مولانا عادل خورشید، مولانا جمال مصطفیٰ لاڑکانہ، مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ، مولانا حمید اللہ جان بنوں، مولانا نذر محمد چاغی، مولانا مختار احمد مبلغ میرپورخاص، مولانا توصیف احمد مبلغ چناب نگر، حافظ محمد اویس متعلم مدرسہ ختم نبوت چناب نگر، مولانا خالد عابد سرگودھا، مولانا راشد مدنی ٹنڈوآدم، حضرت سائیں مولانا عبدالمجیب قریشی بیرشریف، مولانا حمزہ لقمان ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا محمد راشد مدنی رحیم یارخان، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا اویس احمد کوئٹہ، مولانا محمد عارف شامی گجرانوالہ۔قراردادیں: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی خلف الرشید مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے بیان پر اس نشست کا اختتام ہوا۔اس کے بعد جمعہ کی پہلی اذان پبلک پارک میں ہوئی۔امسال پبلک پارک، جامع مسجد ختم نبوت، ہال، صحن وگراؤنڈ، سڑک اور جلسہ گاہ تینوں مقامات پر بڑے اہتمام کے ساتھ صفوں کے اتصال کا انتظام کیا گیا۔حق تعالیٰ شانہ نے کرم فرمایا کہ تینوں گراؤنڈ مسجد ومدرسہ کے درمیان کی روڈ سمیت بلا مبالغہ بہت بڑے اجتماع نے ایک ساتھ ایک امام کے پیچھے جمعہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔فیصلے کے مطابق امسال جمعہ کا خطبہ وامامت حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے فرمائی۔پہلی صف میں امام کے پیچھے حضرت الامیر مدظلہم، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ سمیت علماء ومشائخ کی جماعت صف آراء ہوئی۔اذان ثانی ہوئی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا پبلک گراؤنڈ، دونوں مدرسہ کے گراؤنڈ، جامع مسجد کے سپیکر باہم جوڑ دیئے گئے تھے۔پوری کالونی علاقہ کا ماحول خطبہ جمعہ کی آواز سے گونج اٹھا۔سامعین وشرکاء، نمازیان خورد وکلاں، مہمانان ومقیمین سبھی اس

نورانی ماحول میں ایسے قابل رشک وروحانی رنگ میں رنگے نظر آتے تھے،تکبیر ہوئی،جماعت کھڑی ہوئی۔امام نے اللہ اکبر کہا،محمود،ایاز رب کریم کے حضور ایک ساتھ صف بستہ ہوگئے۔بہت خوبصورت اور تعدیل ارکان کے ساتھ لاکھوں خلق خدا کا ایک ساتھ نماز پڑھنا مدتوں یہ نظارے تاریخ کا سنہری حصہ رہیں گے۔اس کی یادوں سے آنے والی نسلیں سرفخر سے بلند کئے رکھیں گی۔نماز کے دوران رکوع وسجدہ کے لئے مکبّرین کی تکبیروں سے پورے ماحول میں رب کریم کی کبریائی کا ایسا ارتعاش پیدا ہوتا کہ پورا ماحول گونج اٹھتا۔نماز مکمل ہوئی احتراماً مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے دعا کے لئے مائیک حضرت الامیر مدظلہم کے سپرد کیا۔آپ نے دعا کرائی۔اس منظر پر بعض جنونی دوستوں کو دعا کے دوران بھی نعروں کی گونج کا غلبہ سوار رہا۔نماز کے بعد اکثر اجتماع رش کے باعث اس گراؤنڈ میں سکرینوں کے سامنے محو سماع ہوا۔بہت سارے دوست جلسہ گاہ اسٹیج کے سامنے حاضری کے لئے عازم ہوئے۔قیادت جس وقت اسٹیج پر پہنچی تو پنڈال میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔جمعہ سے پہلی نشست کی صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے فرمائی۔اس اجلاس میں صدر اجلاس مولانا صاحبزادہ خلیل احمد،مولانا محبّ اللہ،مولانا مفتی محمد حسن اور دیگر اکابر نے مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے تخصص فی الافتاء وعلوم ختم نبوت سے فارغ التحصیل ہونے والے مفتیان کرام کی دستار بندی کرائی۔

سال ہفتم شرکاء تخصص فی الافتاء وعلوم ختم نبوت ۴۳-۱۴۴۲ھ(۲۰۲۱ء):

مولانا محمد اسلم بن مولوی عبدالغفور(سرحد)،مولانا نیاز احمد بن قادر بخش(سندھ)،مولانا ابوبکر بن محمد افضل(مظفر گڑھ)،مولانا محمد علی بن مست علی(سندھ)،مولانا محمد فیصل حیات بن ظہور احمد(چنیوٹ)،مولانا محمد عبداللہ بن سمیع اللہ(کراچی)،مولانا محمد اسامہ بن خالد محمود(سندھ)،مولانا ارشاد بن خدا بخش(مظفر گڑھ)،مولانا محمد سلیم بن غلام اصغر(مظفر گڑھ)۔

سال ششم میں فارغ التحصیل علماء شرکاء دورہ حدیث ۴۳-۱۴۴۲ھ(۲۰۲۱ء):

مولانا محمد عابد بن محمد نواز(چنیوٹ)،مولانا محمد مجاہد بن محمد اسلم(شیخوپورہ)،مولانا محمد زبیر بن محمد اسلم صابر(چنیوٹ)،مولانا محمد سہیل بن راز محمد(ڈیرہ غازی خان)،مولانا محمد اصغر بن ایاز احمد(خان پور)،مولانا محمد سلیمان بن رشید احمد(خان پور)،مولانا محمد شکیل بن نصیر احمد(خان پور)،مولانا محمد آصف بن عاشق حسین(خان پور)،مولانا محمد صدیق بن سعید احمد(خان پور)،مولانا عبدالرحمٰن بن صوفی بخش(بہاول پور)۔

(نوٹ)کانفرنس کے موقع پر حفظ القرآن الکریم کا وفاق المدارس سے امتحان پاس کرنے والوں کی دستار بندی بھی کرائی جاتی ہے۔امسال تعلیمی کمیٹی کے حضرات نے فیصلہ کیا کہ حفظ کے طلباء حفاظ کرام کی دستار بندی ختم بخاری شریف کے موقع پر کرائی جائے گی۔

۲۸/اکتوبر ۲۰۲۲ء بعد از جمعہ آخری نشست،نشست نہم:

صدارت:صاحبزادہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ۔تلاوت:حضرت قاری مشتاق احمد قصور،نعت:حافظ نادر شاہ چارسدہ۔بیانات:امیر محترم حضرت خاکوانی صاحب مدظلہم،مولانا عبیدالرحمٰن انور امیر مجلس تلہ گنگ،مولانا عبدالماجد صدیقی خانیوال،پروفیسر محمد مکی حبیب المدارس علی پور،قاری اکرام الحق مردان۔اختتامی دعا:صدر اجلاس مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف۔دعا کے متصل بعد ہی اذان عصر کہی گئی۔جماعت اور دعا کے بعد قافلوں کی واپسی کا عمل شروع ہوا۔یوں اکتالیسویں سالانہ ختم نبوت چناب نگر کانفرنس خیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

سودی نظام سے نجات کی نوید

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

گزشتہ دنوں ہمارے ملک کے وزیرخزانہ جناب اسحاق ڈار نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے سودی نظام کو ختم کرنے اور غیرسودی معیشت کو اپنانے کا فیصلہ کر لیا ہے، اور وفاقی شرعی عدالت نے رمضان المبارک میں جو فیصلہ کیا تھا کہ سودی نظام ختم کرو اور شریعت کا نظام نافذ کرو، اس پر مقرر کردہ مدت کے اندر عملدرآمد کا ہم نے پروگرام بنالیا ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں جو اپیلیں دائر کی گئی ہیں ان میں سرکاری بینکوں نیشنل بینک اور اسٹیٹ بینک کی اپیلیں ہم واپس لے رہے ہیں اور عملدرآمد کا آغاز کر رہے ہیں۔

یہ بہت اچھی اور خوشی کی بات ہے، اس لیے کہ یہ ہمارے ملک، قوم، ہماری آزادی اور ہمارے دین کی ضرورت ہے اور سود کو قرآن کریم نے ایک لعنت قرار دیا ہے۔ ہم نے ملک بھر میں اس کا خیرمقدم کیا ہے اور اس کے حق میں آواز بھی بلند کر رہے ہیں، البتہ اس موقع پر دو سابقہ باتیں یاد آئی ہیں، میں انہیں بھی ریکارڈ کا حصہ بنانا چاہتا ہوں۔

جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں ان کے وزیرخزانہ غلام اسحاق خان مرحوم تھے جو پرانے بیوروکریٹ تھے، پہلے جنرل ضیاء الحق کے ساتھ وزیرخزانہ رہے، بعد میں ہمارے ملک کے صدر بھی بنے۔ جب وزیرخزانہ تھے تو انہوں نے ساری تیاری کر کے بحیثیت وزیرخزانہ بجٹ کی نشری تقریر میں ایک اعلان فرمایا تھا۔

۱۹۸۴ء کے بجٹ کی تقریر میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے سودی نظام ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس سلسلہ میں سارے اشکالات دور کر

> ہمیں پچھتر سال سے یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی کہ اسلام اور شریعت کے معاملے میں شرطیں نہیں چلا کرتیں، قرآن وسنت کے احکام و قوانین میں نہ شرطیں لگائی جاتی ہیں اور نہ شرطیں قبول کی جاتی ہیں

لیے ہیں، ہم نے غیرسودی بینکاری اور قرآن و سنت کے مطابق معیشت اور بینکاری کا نظام بنالیا ہے، اور اس کے ساتھ انہوں نے اعلان کیا تھا کہ میں قوم کو خوشخبری سناتا ہوں کہ اگلے سال کا بجٹ غیرسودی ہوگا۔

اس اعلان سے بھی ہم بہت خوش ہوئے تھے جیسے کہ اب ہو رہے ہیں لیکن وہ اگلا سال ابھی تک نہیں آیا۔ اللہ کی قدرت کہ وہ وزیرخزانہ بھی اسحاق صاحب تھے اور یہ وزیرخزانہ بھی اسحاق صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس دفعہ کی ہماری خوشی پکی کر دے کہ یہ پہلے کی طرح نہ ہو۔ یہ وزیرخزانہ پانچ سال کا عرصہ مانگ رہے ہیں، انہوں نے تو ایک سال کا وقت دیا تھا کہ اس دوران سارا نظام غیرسودی کر دیں گے۔ وزیرخزانہ کے اعلان کے حوالے سے ایک تو یہ بات یاد دلانا چاہتا تھا کیونکہ ہماری قوم جلد بھول جاتی ہے۔

جبکہ دوسرا واقعہ یہ عرض کروں گا کہ جب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف فتح کیا۔ اس سفر میں مکہ فتح ہوا، مکہ کے بعد حنین کی جنگ میں فتح ہوئی، اسی سفر میں اوطاس کی جنگ میں فتح ہوئی، تین جنگیں جیتنے کے بعد سترہ دن تک طائف کا محاصرہ کیا لیکن طائف فتح نہیں ہو سکا۔ طائف میں بنوثقیف کی طاقتور قوم تھی لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ادھر مکہ والے اور ادھر حنین والے مسلمان ہو گئے ہیں تو ہم کیا کریں گے، کلمہ تو پڑھنا ہی ہے۔ اس لیے فیصلہ کیا کہ ہم مسلمان ہو جائیں گے لیکن چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فتح نہیں کر سکے اور ہم خود کلمہ پڑھنے جائیں گے تو اپنی شرطوں پر اسلام قبول کریں گے۔ چنانچہ بنوثقیف کا وفد مدینہ منورہ

پہنچا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ کلمہ پڑھنے آئے ہیں لیکن ہماری کچھ شرطیں ہیں۔

پہلی شرط یہ کہ آپ نماز کے اوقات کی پابندی کا حکم دیتے ہیں، ہم نماز کو تسلیم کرتے ہیں لیکن پانچ نمازوں کے اوقات کی پابندی ہمارے لیے مشکل ہے، ہم اپنی مرضی سے جب چاہیں گے پڑھیں گے۔

دوسری شرط یہ لگائی کہ آپ نے شراب پر پابندی لگا دی ہے کہ اس کا بنانا، بیچنا، خریدنا اور پینا سب حرام ہے، ہمارا تو علاقہ ہی انگوروں کا ہے جو ہماری سب سے بڑی پیداوار ہے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ کچا انگور مارکیٹ میں جائے تو کچھ حاصل نہیں ہوتا اور اگر اسے نچوڑ کر پکا کر بیچا جائے تو سارا خرچہ نکل آتا ہے، اس لیے ہم شراب بنانا نہیں چھوڑیں گے کیونکہ یہ ہماری معیشت ہے۔

تیسری شرط یہ کہ آپ سود کو حرام قرار دیتے ہیں جبکہ دوسری قوموں کے ساتھ ہماری تجارت کی بنیاد ہی سود ہے۔ اس سے ہمارا کاروبار خراب ہوجائے گا اس لیے ہم سود نہیں چھوڑیں گے۔

چوتھی شرط یہ کہ فتح مکہ کے بعد جہاں جہاں آپ کا کنٹرول ہوا آپ نے بت توڑ دیے، ہمارا بھی ایک بڑا بت ہے ’’لات‘‘، ہماری شرط ہے کہ آپ ہمارے بت کو نہیں توڑیں گے کیونکہ یہ ہماری ثقافتی یادگار ہے۔ ’’لات‘‘ بنوثقیف کا بت تھا، جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔

پانچویں شرط یہ لگائی کہ ہمارے ہاں شادیاں بہت دیر سے کرنے کا رواج ہے، اس لیے ہمیں زنا کی بھی اجازت دیں، یہ نہیں ہم چھوڑ سکیں گے۔ ہم کلمہ پڑھنے کے لیے تیار ہیں لیکن ان شرطوں کے ساتھ۔

میں اس کا یوں ذکر کیا کرتا ہوں کہ یہ پانچ باتیں تو نہیں ہوں گی اس کے علاوہ اگر کچھ باقی رہ گیا ہے تو اس کا کلمہ پڑھا دیں۔ لیکن جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے ’’ادخلوا فی السلم کافۃ‘‘ اسلام تو پورا ایک پیکیج ہے، یہ نہیں ہوسکتا کہ اس کا ایک حصہ لے لو اور دوسرا حصہ چھوڑ دو۔ اسلام قبول کرنا ہے تو پورا اسلام قبول کرو، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شرطیں منظور نہیں کیں۔

اس وفد میں بنوثقیف کے سردار تھے، مسجد نبوی میں ان کا خیمہ لگا ہوا تھا، وہ واپس اپنے خیمے میں گئے اور رات کو انہوں نے سوچا کہ بات تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹھیک ہے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مکہ کا اسلام اور ہو اور طائف کا اسلام اور ہو۔ مکہ کی شریعت اور ہو اور طائف کی شریعت اور ہو۔ میں عرض کیا کرتا ہوں کہ اگر طائف کی شریعت مکہ کی شریعت سے مختلف ہو جاتی تو دنیا بھر کے باقی علاقوں میں کیا حال ہوتا۔ انہوں نے سوچا ہوگا کہ بات ٹھیک ہے کہ شریعت تو جہاں بھی ہوگی ایک ہی ہوگی۔ اس لیے وہ صبح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ہم اپنی شرطیں واپس لیتے ہیں، یوں وہ شرطوں سے دستبردار ہوئے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے۔

میں یہاں دو باتیں عرض کیا کرتا ہوں:

ایک یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شرطیں مسترد کر دیں اور شرطوں کے دلائل بھی مسترد کر دیے۔ سود کے جواز میں ان کی دلیل یہی تھی کہ ہمارا بین الاقوامی کاروبار متاثر ہوتا ہے اس لیے ہم سود نہیں چھوڑ سکتے۔ آج بھی سودی نظام کے جواز میں یہی عذر پیش کیا جاتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شرائط کو مسترد کر دیا کہ اسلام لانا ہے تو پورے کا پورا لاؤ۔

دوسری بات یہ کہ طائف والوں کو یہ بات سمجھنے میں ایک رات لگی تھی کہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں وہی ہوگا اور اس کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔ لیکن ہمیں پچھتر سال سے یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی کہ اسلام اور شریعت کے معاملے میں شرطیں نہیں چلا کرتیں، قرآن وسنت کے احکام وقوانین میں نہ شرطیں لگائی جاتی ہیں اور نہ شرطیں قبول کی جاتی ہیں۔ یہ بات ہم آج تک نہیں سمجھ پائے کہ اللہ اور اس کے رسول کے سامنے سرنڈر تو بہرحال ہونا پڑے گا۔ اس لیے اب اگر ہم نے اس کا فیصلہ کر لیا ہے جیسا کہ ہمارے وزیر خزانہ نے یہ حوالہ دے کر کہ قرآن مجید کہتا ہے کہ سود کو ختم کردو، قانون اور عدالت بھی یہی کہتی ہے اس لیے ہم نے سودی نظام ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور ہم سرکاری اپیلیں بھی واپس لے رہے ہیں۔ اگر واقعی حکومت اس فیصلے میں سنجیدہ ہے تو قوم کے لیے اس سے زیادہ خوشی کی کیا بات ہوسکتی ہے۔ ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ وہ سال جلد آجائے جس کا وعدہ غلام اسحاق خان مرحوم نے قوم سے کیا تھا، اللہ کرے کہ اسحاق ڈار صاحب کے ذریعے سے ہی ہمارا نظام غیر سودی ہوجائے، آمین۔ ☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کا سانحۂ ارتحال

دارالعلوم کراچی کے مہتمم، طویل عرصے سے علیل تھے، وفات پر اساتذہ اور ہزاروں طلبہ غم سے نڈھال، صدر مملکت، وزیر اعظم سمیت مختلف سیاسی و مذہبی راہنماؤں کی تعزیت

کراچی (رپورٹ: ضیاء چترالی) ملک کی صف اول کی دینی درسگاہ دارالعلوم کورنگی کراچی کے مہتمم، وفاق المدارس العربیہ کے سرپرست اور مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی انتقال کرگئے۔ وہ طویل عرصے سے علیل تھے، جمعہ کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کے انتقال کی خبر سن کر اساتذہ اور لاکھوں تلامذہ غم سے نڈھال ہوگئے، جب کہ شہر بھر سے علماء اور مدارس کے طلبہ نے دارالعلوم کورنگی کا رخ کرلیا۔ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کے انتقال پر صدر مملکت، وزیر اعظم سمیت مختلف سیاسی، مذہبی راہنماؤں نے اظہار تعزیت کیا۔ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ دارالعلوم کراچی کے بانی، نامور مفسر قرآن و فقیہ، مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ مفتی رفیع عثمانی تحریک پاکستان کے کارکن اور قیام پاکستان کے بعد تعمیر پاکستان کی جدوجہد میں شامل ایک قد آور دینی رہنما تھے۔ ان کے والد مفتی محمد شفیع عثمانیؒ دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم اور تحریک پاکستان کی سرکردہ راہنماؤں میں سے تھے۔ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ 21/جولائی 1936ء کو دیوبند میں پیدا ہوئے۔ ان کا نام حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے ''محمد رفیع'' رکھا تھا۔ مفتی محمد شفیع عثمانیؒ مولانا تھانویؒ کے مرید تھے۔ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ شیخ الاسلام جسٹس (ر) مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کے بڑے اور روزنامہ ''امت'' کے کالم نگار مولانا ولی رازی کے چھوٹے بھائی تھے۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند میں آدھا قرآن حفظ کیا، جس کے بعد یکم مئی 1948ء کو عثمانی خاندان نے ہجرت کرکے پاکستان آکر کراچی میں سکونت اختیار کی۔ مفتی رفیع عثمانیؒ نے آرام باغ کی مسجد باب الاسلام میں قرآن حفظ مکمل کیا اور آخری سبق فلسطینی مفتی اعظم امین الحسینیؒ سے پڑھا۔ وہ 1951ء میں اپنے والد کے قائم کردہ دینی درسگاہ دارالعلوم کراچی میں داخل ہوئے اور 1960ء میں روایتی ''درسِ نظامی'' سے فارغ التحصیل ہوئے۔ 1378ھ میں انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے ''مولوی'' اور ''مفتی'' فاضل کے امتحانات پاس کئے۔ 1960ء میں دارالعلوم کراچی میں اسلامی فقہ متخصص (اسپیشلائزیشن) کرکے ''مفتی'' بنے۔ مفتی رفیع عثمانیؒ نے مفتی رشید احمد لدھیانویؒ سے صحیح بخاری، مولانا اکبر علی سہارن پوریؒ سے صحیح مسلم، موطا امام محمد اور سنن نسائی مولانا سحبان محمودؒ سے اور جامع الترمذی مولانا سلیم اللہ خانؒ سے پڑھی۔ انہیں الشیخ حسن بن محمد المسیثؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مفتی محمد شفیع عثمانیؒ، مولانا محمد طیب قاسمیؒ، مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ اور مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے حدیث کی سند عطا کی۔ مفتی رفیع عثمانی آل پاکستان علماء کونسل، اسلامی نظریاتی کونسل، رویت ہلال کمیٹی اور حکومت سندھ کی زکوٰۃ کونسل کے رکن بھی رہے۔ وہ شریعت اپیلٹ بنچ، سپریم کورٹ کے مشیر بھی رہے۔ انہوں نے وفاق المدارس العربیہ کی امتحانی کمیٹی کے رکن کے طور پر خدمات انجام دیں۔ مفتی رفیع عثمانی این ای ڈی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی اور جامعہ کراچی کی سنڈیکیٹ کے رکن تھے۔ وفاق المدارس العربیہ کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن تھے۔ مفتی رفیع عثمانیؒ مولانا ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ کی وفات کے بعد دارالعلوم کراچی کے صدر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ دارالعلوم کراچی میں انہوں نے 1380ھ سے 1390ھ تک ''درسِ نظامی'' سے متعلق تمام کتب پڑھائیں۔ 1391ھ سے وفات تک ''حدیث'' اور ''افتا'' کے علوم پڑھاتے رہے۔ دورۂ حدیث (آخری درجہ) میں صحیح مسلم (کتاب حدیث) کی تدریس ان کے ذمہ تھی اور ساتھ فقہ میں اسپیشلائزیشن کرنے والے طلبہ کو بھی پڑھاتے تھے۔ وہ خود بھی سیاست سے دور تھے اور اپنے طلبہ کو بھی یہی نصیحت کرتے تھے۔ مرحوم نے ساری زندگی دارالعلوم کراچی میں اپنے والد کی مسند علم وارشاد

پر قرآن وسنت کی تعلیم دیتے گزاری۔ان کے دادا مولانا محمد یٰسینؒ بھی دارالعلوم دیوبند کے استاذ تھے۔ان کا شمار پاکستان کے سرکردہ علماء کرام میں ہوتا تھا۔ان کی تدفین آج دارالعلوم کراچی کے احاطے میں واقع قبرستان میں ہوگی۔مفتی رفیع عثمانیؒ نے عربی اور اردو میں تقریباً 27 کتابیں تصنیف کیں۔1988ء سے 1991ء تک انہوں نے اپنی جہادی یادداشتیں (افغان جہاد) دارالعلوم کراچی کے اردو ماہنامہ ”البلاغ“ کے علاوہ روزنامہ جنگ اور HUJI سے تعلق رکھنے والے اردو ماہنامہ الارشاد میں شائع کیں۔ یہ جہادی یادداشتیں بعد میں ”تیرے پُراسرار بندے“ کے نام سے ایک کتاب میں شائع ہوئیں۔ان کی کتابوں میں احکام زکوٰۃ، عالم قیامت اور نزول مسیح، التعلیقات الحنفیۃ، الفتح الملہم، بیع الوفا، یورپ کے تین معاشی نظام، جاگیرداری، سرمایہ داری اشتراکیت اور اس کا تاریخی پس منظر، یورپ میں معاشیات کے تین نظام (اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے)، علم الصیغہ اردو (یہ کتاب بھارت، پاکستان، بنگلہ دیش، انگلینڈ، جنوبی افریقا اور ریاستہائے متحدہ امریکا کے مدارس میں ”درسِ نظامی“ کے نصاب میں پڑھائی جاتی ہے) اسلام میں عورت کی حکمرانی، حیاۃ مفتی اعظم، کتاب حدیث اور رسالت یا عہد صحابہ، میرے مرشد ہجرت عارفی وغیرہ شامل ہیں۔ مفتی رفیع عثمانی کی نماز جنازہ کے حوالے سے مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کا کہنا ہے کہ جنازے کا اعلان صبح کی نماز کے بعد کیا جائے گا۔مرحوم کے صاحبزادے مفتی زبیر اشرف عثمانی اہلِ خانہ کے ہمراہ بیرون ملک ہیں۔ جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے مفتی محمد رفیع عثمانی کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی وفات سے پاکستان ایک معتدل و بلند پایہ فقہ اور مفتی سے محروم ہوگیا۔ان کی گراں قدر علمی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا.....

(روزنامہ امت کراچی 19 نومبر 2022ء)

مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی علمی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی: مولانا ناصرالدین خاکوانی

آپ کی رحلت سے ہم سب کا نقصان ہوا ہے، مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

جنازے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے وفد کی شرکت!

کراچی (پ ر) سرپرست وفاق المدارس العربیہ، صدر دارالعلوم کراچی ومفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی علمی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی، آپ نے فقہ وافتا کے شعبے میں گراں قدر کارنامے سرانجام دیے۔آپ کی رحلت سے ہم سب ایک بلند پایہ عالم دین وفقیہ سے محروم ہوگئے ہیں۔آپ دین اسلام کا درد رکھنے والے اور مسلکی جھگڑوں سے دور رہنے والے انسان تھے۔آپ نے ہمیشہ اتحادِ امت کا درس دیا اور باہمی اختلافات کو کم کرنے پر زور دیا۔درس وتدریس کے ساتھ ساتھ وعظ وخطابت کے ذریعے بھی امت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے۔طلبہ کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ اور دارالعلوم کے نظم ونسق کی بہتری کے لیے تمام عمر فکرمند رہے۔آپ کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی۔جامعہ دارالعلوم کراچی کی عظیم الشان عمارت اور حسن وجمال سے آراستہ مسجد آپ کی بہترین انتظامی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔آپ خود بھی باوقار شخصیت وعلمی وجاہت کا نمونہ تھے۔ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد اور حضرت مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، مرکزی ناظمِ اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی رہنماؤں حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ودیگر نے کیا۔علاوہ ازیں حضرت مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی نمازِ جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی مولانا محمد قاسم، ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی محمد انور رانا، ناظم امور متفرقہ سید انوار الحسن، ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت کراچی عبداللطیف طاہر اور مولانا محمد حسان اعجاز نے شرکت کی اور کہا کہ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ 1992ء سے حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کی بیماری کے باعث تیس سال تک مفتی اعظم پاکستان کے منصب پر فائز رہے، آپ کے والد گرامی حضرت مفتی محمد شفیعؒ بھی مفتی اعظم پاکستان رہے ہیں اور پاکستان کے قیام سے لے کر اس کی ترقی اور یہاں کے مسلمانوں کی دینی علمی خدمات کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے ہیں، مفتی محمد رفیع عثمانیؒ بھی اپنے اسلاف کی ان تابندہ روایات کے امین اور وطن عزیز پاکستان کے ساتھ لگاؤ رکھنے والے ایک دوراندیش پاکستانی تھے جنہوں نے اس ملک کی بقا وتحفظ کے لیے اپنی خدمات پیش کیں۔آپ کے وصال کو ہم سب اپنا نقصان سمجھتے ہیں اور مرحوم کے درجات کی بلندی کے لیے دعا گو ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے اخلاف کو اپنے سلف کا صحیح جانشین بنائے، آمین!

ذکر اللہ کی اہمیت

بیان: حضرت ڈاکٹر عبدالسلام دامت برکاتہم

اللہ رب العزت ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے، دن رات اللہ پاک نے بنائے، یہ کائنات اللہ پاک نے بنائی ہے، اللہ پاک کے حکم سے یہ کائنات وجود میں آئی ہے، اور اللہ رب العزت جب چاہیں گے یہ کائنات فنا ہوجائے گی اللہ رب العزت کے سوا کوئی بھی نہیں رہے گا، اس دن اللہ پاک اپنی قدرت کا اپنی شان کا اظہار کریں گے اور فرمائیں گے ’’لِمنِ الملک الیوم ‘‘آج کس کی حکومت ہے؟ کوئی جواب دینے والا نہیں ہوگا، اللہ رب العزت پھر خود ہی جواب دیں گے کہ ’’للّٰہ الواحد القھار‘‘ آج وہ واحد جو وحدہ لاشریک ہے، جس کی صفات میں کوئی شریک نہیں ہے، اس کی حکومت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا نام کائنات کی روح ہے:

اللہ کے نام کی بڑی عظمت ہے، جب تک ایک اللہ کا بندہ بھی ایسا رہے گا جو صرف اللہ کا نام لے گا، اللہ پاک اپنے نام کی برکت سے اس دنیا کے نظام کو چلائے گا، اور جب وہ ’’اللہ، اللہ‘‘ کہنے والا واحد بندہ بھی دنیا سے رخصت ہوجائے گا تو پھر اللہ پاک اس دنیا کے نظام کو لپیٹ لیں گے کہ اب میرا نام لینے والا کوئی نہیں رہا، اب یہ دنیا بے مقصد ہوچکی ہے، بے فائدہ ہوچکی ہے، سو اللہ کے نام کی بڑی قیمت ہے، بڑا وزن ہے، اس لئے کہ اللہ بڑے ہیں، اللہ کا نام بھی بڑا ہے، تو اللہ کا نام عظمت سے لینا چاہئے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں ’الکبریاء ردائی‘ عظمت، کبریائی اللہ کی چادر اللہ کا تہبند ہے۔ کبریائی اللہ کے ساتھ خوبصورت لگتی ہے، یہ اللہ کا وصف ہے، اللہ کی صفت ہے۔

مسلمان کے لئے سب سے قیمتی چیز برکت ہے:

ہمارے اکابرین نے ذکر کے ریکارڈ قائم کئے ہیں۔ ہمارے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ ہمارے روحانی دادا چوبیس گھنٹے میں اور معمولات کے علاوہ ساڑھے دس لاکھ اذکار کرتے تھے، یہ کیسے ہوجاتا تھا؟ ہمارے دین میں برکت ہے کفار کی ڈکشنری میں برکت کا نام نہیں ہے، یہ مسلمان کی ڈکشنری میں ہے، دنیا داروں میں چوں کہ برکت نہیں ہوتی، اس لئے وہ ہائے ہائے کرتے رہتے ہیں، ان کے دن اور رات ایسے گزرتے ہیں کہ ان کو پتہ ہی نہیں چلتا۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلیمہ سعدیہؓ لے گئیں اور آپ بکریاں چرانے کے لئے جاتے تھے، بکریاں جب واپس آتی تھیں تو خوب سیر ہوتی تھیں اور ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوتے تھے جبکہ دیگر لوگوں کی جو بکریاں ہوتی تھیں ان کا دودھ نہیں ہوتا تھا تو وہ ان کو کہتے تھے کہ بھائی حلیمہ سعدیہؓ کی بکریوں کے تھن دودھ سے لبریز اور بھرے ہوئے ہوتے ہیں، کہتے ہم بھی اسی جگہ چراتے ہیں جہاں پر وہ چراتے ہیں لیکن سمجھ نہیں آتا۔ یہ ہمارے آقا کی برکات ہیں۔

کلمہ کی فضیلت:

یہ کلمہ ’’لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ‘‘ اتنا قیمتی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں جل رہا ہوگا اور جہنم کی تہہ میں ہوگا اور جل کر کوئلہ بن چکا ہوگا، اللہ رب العزت اس کلمے کی برکت سے اس کو جہنم کی تہہ سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا، ایک نہر میں اس کو غسل دیا جائے گا جس کو آب حیات کہتے ہیں، وہ بالکل پاک وصاف ہوکر نورانی بن جائے گا اور نکھر جائے گا، اس کے بعد اس کو جنت میں داخل کردیا جائے گا۔

کلمہ کا تقاضا:

اللہ پاک نے کلمہ کی بڑی نعمت ہم سب کو عطا کی ہے، اللہ پاک اس نعمت کی قدر دانی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، کیوں کہ جس نعمت کا شکر یہ ادا کیا جاتا ہے: ’’لئن شکرتم لازیدنکم ‘‘ تو اللہ پاک اس نعمت کو بڑھاتے ہیں اس میں بڑھوتری کرتے ہیں، اس میں اضافہ کرتے ہیں، اور جب کفران نعمت کی جاتی ہے تو اللہ پاک اس نعمت کو چھین لیتے ہیں، ناراض بھی ہوتے ہیں اور سزا بھی دیتے ہیں ’’ولئن کفرتم

ان عذابی لشدید ''تو کلمہ کی نعمت کا شکر یہ یہ ہے کہ ہمیں کلمہ کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے کہ کلمہ ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے، کلمہ کا تقاضا کیا ہے، اللہ پاک قرآن پاک میں فرماتے ہیں، جس کا مفہوم یہ ہے کہ میں نے مؤمنین کے اوپر احسان کیا کہ ان میں ایک ایسے رسول کو مبعوث کیا جوان کے اوپر قرآن پاک کی آیات کی تلاوت کرتا ہے، علماء کرام نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ''یتلوا علیھم آیاتہ '' سے مراد تبلیغ ودعوت کی محنت ہے، نبی علیہ السلام کی بعثت کا پہلا مقصد تبلیغ و دعوت ہے، نبی علیہ السلام کی بعثت کا دوسرا مقصد تزکیہ ہے، یعنی قلوب کی صفائی جس کو علمائے حق تزکیہ بھی کہتے ہیں، تصوف بھی کہتے ہیں، سلوک بھی کہتے ہیں کسی کے ہاتھ میں ہاتھ دینا، اللہ اللہ کرنا اور کرانا یہ تزکیہ ہے، نبی علیہ السلام کی بعثت کا تیسرا مقصد ''ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ '' کتاب وحکمت کی تعلیم ہے نبی علیہ السلام نے اپنی زندگی میں دو مدرسے قائم کیے، پہلا مدرسہ مکہ مکرمہ میں دارارقم میں، اور جب آپ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرلی تو وہاں پہ آپ نے صفہ کا مدرسہ بنایا، تو نبی علیہ السلام کی بعثت کا تیسرا مقصد تعلیم وتعلم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر کائنات میں سب سے اہم چیز ہے:

ساری کائنات اللہ کا ذکر کرتی ہے، پہاڑ اللہ کا ذکر کرتے ہیں، کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ کا ذکر کرتا ہے اور کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ رب العزت کی موجودگی کی، اللہ کی صفات کی اور اللہ پاک کی قدرتوں کا مظہر ہے، چلتا پانی اللہ کا ذکر کرتا ہے، پرندے ہوا، میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں، زمین کے اندر جو مخلوق رہتی ہے وہ اللہ کا ذکر کرتی ہے، تو انسان جس کے اوپر اللہ پاک نے اتنی نعمتوں کی بارش کی ہے اتنی نعمتیں کہ اگر گننے لگے تو ان نعمتوں کا شمار نہیں کرسکتا، اس رب کو یاد کرنا چاہئے، اس لئے ہم پر لازم ہے کہ ہم اللہ رب العزت کا ذکر اپنا مقصد سمجھ کر کرتے رہیں۔

دنیا میں ہر عمل اور قول کو اعمال نامہ میں لکھ دیا جاتا ہے:

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ کرم ہے، احسان ہے کہ اللہ رب العزت نے ہم سب کو بہت بڑی عظیم نعمت کلمہ کی نعمت سے نوازا ہے اس نعمت کی قدردانی کا علم اس وقت ہوگا جب ظاہر کی آنکھ بند ہوگی اور ہمارا آخرت کا سفر شروع ہوگا، نبی علیہ السلام نے جنت کی زیارت کی اور جنت کی جو قبلے کی طرف والی دیوار تھی، اس پر چند سطور لکھی ہوئی تھیں ''ما قدمنا وجدنا و ما اکلنا لدینا وما خلفنا خسرنا ''۔''ما قدمنا وجدنا'' جو چیز ہم نے آگے بھیجی، وہ ہمارے کام آئی۔ اللہ رب العزت نے جتنی زندگی ہمیں دی ہے، اس دنیا میں گزارنے کے لئے اس ساٹھ سالہ زندگی میں اعمال کرنا، ان کی باقاعدہ ریکارڈنگ ہو رہی ہے، اللہ پاک نے دائیں طرف نیکی والا فرشتہ بٹھایا ہوا ہے، اور بائیں طرف جو برے کام ہم سے سرزد ہوتے ہیں وہ برے کام ریکارڈ کرتا ہے، ایک دفعہ ایک اللہ والے نے اشارے سے اپنے کسی جانور کو بلایا، جیسے جانور کو بلاتے ہیں، اشارہ کرتے ہیں، ہاتھ میں کچھ رکھتے ہیں کہ کچھ جانور کو دینا ہے، کھلانا ہے، انہوں نے اشارے سے جانور کو بلایا تو اللہ پاک بعض اوقات غیب کی باتیں اللہ والوں پر منکشف کردیتے ہیں، تو جب انہوں نے اشارے سے جانور کو بلایا تو اللہ پاک نے ان پر وہ منظر منکشف کردیا کہ فرشتے نے وہ اشارہ بھی لکھ لیا، تو بزرگ پریشان ہوئے کہ یہ بھی لکھا جاتا ہے؟

ہر آن ہر گھڑی ہمارے جسم سے جو اعمال نکلتے ہیں ان کی ریکارڈنگ ہو رہی ہے، آج سائنس کا دور ہے، ہماری شریعت میں، وہ باتیں جن کے بارے میں کسی زمانے میں کمزور دکھائی جاتی تھی، سائنس نے بھی ثابت کردیا، وہ باتیں درست اور سچ ہیں۔ کمپیوٹر کا دور ہے، ہر چیز کی ریکارڈنگ ہورہی ہے، اسی طرح ہمارے اعمال بھی ریکارڈ ہورہے ہیں۔''ما قدمنا وجدنا'' جو عمل ہم اس دنیا میں کرتے ہیں، وہ ریکارڈ ہوتا ہے اور ہمارے اعمال نامے میں لکھا جارہا ہے، اور یہ اعمال ہم آگے بھیج رہے ہیں آخرت کی طرف اکاؤنٹ میں جمع ہورہے ہیں۔

دن رات ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں کوشاں رہنا چاہئے:

یہ سب کچھ جو اردگرد ہے ان شاء اللہ! کل گواہی دے گا۔ بیت اللہ بھی گواہی دے گا، ان شاء اللہ، اللہ کے گھر کی دیواریں بھی گواہی دیں گی کہ ان اللہ تعالیٰ کے بندوں نے میرے قرب میں بیٹھ کر ذکر کا حلقہ لگایا تھا، اور حلقے میں تجھے یاد کیا تھا، حلقے میں تیری وحدانیت بیان کی تھی، نفی اثبات کا ذکر کیا تھا، اسم ذات کا ذکر کیا تھا، تیری صفات کا ذکر کیا تھا اور ذکر قلبی بھی کیا تھا اور ذکر لسانی بھی کیا تھا، کیوں کہ اللہ رب العزت توسمیع بھی ہے اور بصیر بھی ہے، دیکھتا بھی ہے، سنتا بھی ہے، تو ہماری یہ گواہی پیش ہوگی ان شاء اللہ! کراچی میں جو ہم نے سمندر کی سطح کے اوپر اللہ کا

ذکر کیا تھا، وہ پانی اس کا ایک ایک ذرہ بھی گواہیاں دے گا کہ انہوں نے اے رب العزت! یہاں بھی ذکر کیا تھا، اللہ پاک قبول کرنے والے ہیں، وہ بڑے کریم ہیں۔

ذکر کا مقصد:

ذکر کا مقصد قرآن کریم کی طرف لے جانا ہے، ذکر میں خشوع آ گیا تو ان شاء اللہ! جب قرآن کریم کی تلاوت کریں گے تو پھر قرآن کی تلاوت میں خشوع ہوگا، پھر اللہ کی شان یاد آتی ہے۔ عکرمہؓ جو ابوجہل کے بیٹے تھے، لیکن صحابی رسول تھے جب قرآن کی تلاوت کرتے تھے، قرآن پہ گر جاتے تھے، آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہوجاتی تھیں اور فرماتے تھے: ''ھذا کلام ربی ھذا کلام ربی'' یہ میرے رب کا کلام ہے، یہ میرے رب کا کلام ہے، قرآن کی ایسی تلاوت کریں کوشش کریں علماء کرام سے رابطہ رکھیں جو پڑھے لکھے ہیں ترجمہ کے ساتھ پڑھیں، اللہ پاک نے قرآن پاک کو ذکر سے یاد کیا ہے: ''انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون'' ہم نے ذکر کو اتارا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم جو اسباق پڑھتے ہیں، اس کا مقصد یہ ہے کہ قرآن کے ذکر کی طرف منتقل ہو جائیں، یہ قرآن کریم کا حق ہے، فقہاء نے لکھا ہے کہ روزانہ تین پاؤ قرآن پاک کی تلاوت یہ قرآن پاک کا ہمارے اوپر حق ہے، بہتر ہے کم از کم روزانہ ایک سپارہ پڑھیں، مہینے میں قرآن پاک ختم، ادھر سے چاند نمودار ہوا، آپ کا قرآن کریم شروع ہوا، ادھر چاند غروب ہوا، آپ کا قرآن کریم مکمل ہوا، اللہ پاک عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

میں اپنے تعلق والوں سے کہتا رہتا ہوں کہ یہ جو ہم ذکر کراتے ہیں، تصوف میں اس کا اصل مقصد کیا ہے؟ اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہم قرآن کریم کی تلاوت پہ آ جائیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا: ''انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون'' کہ ہم نے ذکر کو اتارا۔ اللہ پاک نے قرآن کریم کو ذکر فرمایا ہے تو اصل ذکر قرآن کریم کی تلاوت ہے۔ ٹھیک ہے کہ ذکر سے دل کی صفائی ہوتی ہے، ہمارے روحانی دادا امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ اللہ پاک ان کی قبر کو نور سے بھر دے، وہ تو تھے ہی ایسے کہ ان کی قبر سے آج بھی خوشبو آتی ہے، اہل دل، دل والے لوگ، علماء کرام، آج بھی جب چلے جاتے ہیں، ان کی قبر پر بیٹھتے ہیں، مراقبہ کرتے ہیں تو وہ خوشبو ان کو محسوس ہوتی ہے، وہ روزانہ چوبیس گھنٹے میں ساڑھے دس لاکھ اذکار کرتے تھے۔ میرے شیخ مولانا خلیفہ غلام رسولؒ فرمایا کرتے تھے جنہوں نے امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ کے گھر کا چار مہینے تک کھانا کھایا (حضرت لاہوریؒ کی کوئی باقاعدہ خانقاہ نہیں تھی کہ سالکین آتے تھے اور ٹھہرتے نہیں تھے، حضرتؒ فرماتے تھے کہ بازار سے کھانے کی چیز خرید کر لاؤ لیکن مجھے دکھاؤ جب میں کہہ دوں تو پھر وہ نوش کیا کریں کھایا کریں، اللہ پاک نے کثرت ذکر کی وجہ سے حضرت کا دل اتنا منور کیا تھا کہ حضرت علی الاعلان فرمایا کرتے تھے، بابانگ دہل کہ چاول کا دانہ میری ہتھیلی پر رکھ دیں بتا دوں گا کہ حرام کا ہے یا حلال کا ہے۔

ذکر کی برکات:

اللہ رب العزت فرماتے ہیں: ''فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون'' پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا تم میرا شکر ادا کرو اور کفران نعمت نہ کرو، اللہ رب العزت کتنے کریم ہیں کہ فرماتے ہیں کہ میرا ذکر کریں میں بھی آپ کا ذکر کروں گا، حالانکہ وہ تو رب ہے، صمد ہے، بے نیاز ہے، وہ وراء الوراء ہے، بادشاہ ہے اور پھر حدیث قدسی کا مفہوم ہے کہ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ جس حالت میں تم میرا ذکر کرو گے، جس انداز میں، جس ماحول میں اسی ماحول میں میں آپ کا ذکر کروں گا، اگر تم اپنے دل میں یعنی ذکر قلبی کرو گے اور مجھے اپنے دل میں یاد کرو گے تو میں بھی اسی ترتیب سے آپ کو یاد کروں گا، اور اگر تم مجمع میں میرا ذکر کرو گے انسانوں میں میرے بندوں میں تو میں بھی مجمع میں آپ کا ذکر کروں گا اور وہ مجمع نورانی مخلوق کا مجمع ہے، فرشتوں کا مجمع ہے، جو اللہ پاک کا ہر حکم ہر آن گھڑی پورا کرتے ہیں اور نورانی مخلوق ہے، کھاتے پیتے بھی نہیں ہے، تو اللہ رب العزت اتنے کریم ہیں کہ وہ بھی ہمارا ذکر کرتے ہیں۔

حضرت خواجہ عثمان دامانیؒ کا قول ہے فرماتے ہیں کہ جو سالک روزانہ بارہ ہزار مرتبہ اللہ کو یاد کرتا ہے، اللہ کے نام کا ذکر کرتا ہے، اللہ اللہ کہتا ہے وہ صاحب کلام بن جاتا ہے، صاحب اللفظ بن جاتا ہے، سیف قاطع بن جاتا ہے، یعنی وہ جو بات کہتا ہے، وہ تلوار کی طرح کاٹنے والی بن جاتی ہے، جو کلام وہ اپنی زبان سے نکالتا ہے، خیر کی بات کہتا ہے، اللہ رب العزت اس کی لاج رکھتے ہیں، اس کی بات تلوار کی طرح کاٹتی ہے، اللہ پاک اس کی بات کو پورا کرتے ہیں۔

☆☆......................☆☆

جناب سردار احمد خان پتافی رحمۃ اللہ علیہ

(بانی تنظیم اہل سنت)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

تنظیم اہلِ سنت پاکستان کی معروف دینی و تبلیغی جماعت ہے، جس کے پلیٹ فارم سے نامور علماء کرام نے مسلک حقہ کی حقانیت اور تبلیغ کا فریضہ ادا کیا۔ تنظیم اہلِ سنت نے مولانا سیّد نورالحسن شاہ بخاریؒ، علامہ دوست محمد قریشیؒ، مولانا عبدالعزیز بھٹیؒ، مولانا قائم الدین عباسیؒ، مولانا عبدالشکور دین پوریؒ، مولانا سیّد عبدالمجید ندیمؒ، مولانا سیّد عبدالکریم شاہؒ، علامہ عبدالستار تونسویؒ، مولانا قاضی بشیر احمدؒ، مولانا محمد عارف سیّالؒ جیسے عظیم خطباء و مناظر پیدا کئے۔ تنظیم اہلِ سنت پاکستان کے بانی جناب سردار احمد خان پتافیؒ جام پوری تھے۔ موصوف سردار عزیز محمد خان پتافیؒ کے فرزند ارجمند تھے۔ ان کے برادر بزرگوار مولانا نذیر محمد خان پتافیؒ عربی زبان کے عالم اور خداترس انسان تھے۔ آپ کے چھوٹے بھائی سردار نور محمد خان پتافیؒ نہایت فصیح اللسان مقرر، بہادر اور دلیر آدمی تھے۔ ان دنوں علاقائی مسلمان پسماندہ تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کو متحرک کیا۔ سردار احمد خان پتافی ۱۸۸۵ء میں پیدا ہوئے۔ قرآن پاک اور فارسی کتب پڑھنے کے بعد اسکول میں داخل ہوکر میٹرک کیا۔ میٹرک کے بعد قومی معاملات میں دلچسپی لینا شروع کی۔ ان کے اپنے علاقہ میں تو دینی مدرسہ تھا ہی۔ آپ نے جام پور میں دو پرائمری اسکول کھولے۔ چند سالوں کے بعد اسلامیہ مڈل اسکول کے نام سے ادارہ قائم کیا اور اس کے لئے تقریباً ساٹھ بیگھا زمین وقف کی۔ کئی غریب مسلمانوں کو تعلیم دلوائی۔ غریب طلبہ کے مصارف اپنی جیب سے ادا کرتے۔

انگریزوں کی چیرہ دستی زوروں پر تھی۔ آپ کانگریس میں شامل ہوگئے اور کچھ عرصہ کے بعد مجلس احرارِ اسلام میں شمولیت اختیار کرلی اور آپ نے مجلس احرارِ اسلام کے پلیٹ فارم سے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ جیلیں، ہتھکڑیاں، بیڑیاں ان کے راستہ میں رکاوٹ نہ بن سکیں اور احرار راہنماؤں کے ساتھ مل کر احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے شب و روز مساعی جمیلہ سرانجام دیں۔ علاقہ کے سردار اور تمن دار انگریز کی خوشنودی میں نجات سمجھتے تھے۔ انگریزوں نے انہیں بڑی بڑی جاگیریں دیں اور وہ مجاہدین تحریک آزادی پر ظلم و ستم ڈھانے میں ممد و معاون ثابت ہوئے۔ آپ نے رخصت پر نہیں، عزیمت پر عمل کیا۔ رفتہ رفتہ جب سردار صاحب نے اغیار کے مذہبی انہاک کو دیکھا کہ وہ آریہ سماج اور مرزائیت کو پروان چڑھا رہے ہیں۔ ڈیرہ غازی خان میں تونسہ شریف سے لے کر کوٹ مٹھن تک کئی ایک مزارات ہیں، جہاں دن رات شرک و بدعت زوروں پر دیکھا کہ لوگ خانقاہوں کا طواف کرتے ہیں اور ان کے سجادہ نشینوں نے حجر اسود بنا رکھے ہیں تو آپ کی رگ حمیت پھڑکی تو آپ نے امیر شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے دامن سے وابستہ ہوکر شرک و بدعات کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ شاہ جیؒ ہفتہ ہفتہ آپ کے ہاں ٹھہرتے اور آپ علاقہ میں شاہ جیؒ کے شرک و بدعات کے خلاف بیانات کراتے، نیز مولانا

تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست، گارڈن

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) حلقہ گارڈن میں تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست کا اہتمام جامع مسجد صغریٰ میں قاری عبدالوحید عباسی کی صدارت میں ہوا، جس میں صدر ٹاؤن کے نگران، استاذ الحدیث جامعہ صدیقیہ مولانا مسعود احمد لغاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان کی پہچان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مکمل وفاداری ہے، جیسے دنیا میں لوگ اپنے اوپر فخر کرتے ہیں کہ ہم فلاں کے محافظ ہیں، فلاں کے ساتھ ہیں، تو یاد رکھو! ہمیں اپنی پہچان تحفظ ختم نبوت کا کام کرکے محافظین ختم نبوت میں شامل کرکے دکھانا ہے اور ہماری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ جس کو اللہ پاک رضامندی کی نظر سے دیکھیں، اسے تحفظ ختم نبوت کا بابرکت کام کرنے کی توفیق نصیب فرماتے ہیں۔

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ، مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ کے بیانات کراتے اور قادیانیت کے سامنے بند باندھ کر مولانا لال حسین اخترؒ کا قادیانیوں سے مناظرہ بھی کرایا۔ نیز بھولے بھالے سنی مسلمانوں کی غفلت کو دور کرنے اور رسوم وبدعات سے بچانے کے لئے آپ نے تنظیم اہلِ سنت کی بنیاد رکھی۔ جس کا مقصد اہل سنت کے عقائدو اعمال کا تحفظ تھا اور اس سلسلہ میں آپ نے پورے برصغیر کے علماء کرام سے مل کر اہلِ سنت کی تنظیم کے سلسلہ میں ہدایات لیں، آپ از ہر ہند دارالعلوم دیوبند گئے۔ امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ، دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمیؒ، امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ سمیت کئی ایک مشاہیر علماء کرام سے ملے اور ان سے تبادلۂ خیالات کیا اور تنظیم اہلِ سنت کی داغ بیل ڈالی اور امرتسر میں اس کا دفتر قائم کیا اور لاہور میں پہلی اہلِ سنت کانفرنس منعقد کی۔ جس میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ، مفتی اعظم ہند مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، مولانا عبدالشکور لکھنویؒ، مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ جیسے مشاہیر نے تشریف لاکر اپنے عظیم خطبات سے نوازا اور تبلیغی پلیٹ فارم کی ضرورت کو محسوس کیا۔ سنی مسلمانوں کے مقابلہ میں شیعہ پولیٹیکل پارٹی اور ادارہ تحفظ حقوقِ شیعہ جیسی مضبوط فرقہ وارانہ جماعتیں موجود تھیں۔ قادیانیوں کا اپنا مضبوط نیٹ ورک تھا۔ ہندوؤں میں سماج سبھا، برہمو سبھا، سنگھٹن، ہندو مہاسبھا فرقہ پرست جماعتیں موجود تھیں، ظفر اللہ خان قادیانی عقائد کی ترجمانی کرتا تھا۔ نواب غضنفر علی، مظفر علی قزلباش اہل تشیع کی نمائندگی کر رہے تھے۔ ان کے شیعہ کالج اور قادیانی کالج نوجوانوں کے دین وعقائد پر ڈاکے ڈال رہے تھے۔ ان ضرورتوں کے پیش نظر آپ نے تنظیم اہلِ سنت کی بنیاد رکھی احرار راہنماؤں نے ایثار سے کام لیتے ہوئے اس نوزائیدہ تنظیم کو آب ودانہ مہیا کیا۔ عظمت اصحاب و اہلِ بیت رسول کی حفاظت کا ذوق رکھنے والے علماء کرام کو اس کے پلیٹ فارم سے جدوجہد کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ مولانا سیّد نورالحسن شاہ بخاریؒ، مولانا علامہ دوست محمد قریشیؒ اور دیگر عوامی خطباء کے ساتھ اس محاذ کو سنبھالا۔ یہ سب مرہون منت ہے سردار احمد خان پتافیؒ کا ان کے سوز دروں سے یہ محاذ معرض وجود میں آیا۔

مرحوم ایک خداترس زمیندار تھے۔ باوجود جاگیردار ہونے کے ہمیشہ سادگی کو شعار بنائے رکھا۔ سنی تنظیم کی خاطر فاضل دیوبند حضرت مولانا عبدالحئی جام پوریؒ کی معیت میں کراچی کے سفر پر تشریف لے گئے۔ جہاں آپ شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، خطیب پاکستان مولانا احتشام الحق تھانویؒ سمیت کئی ایک عمائدین کو ملے اور انہیں اپنے دردِ دل اور سوز دروں سے آگاہ کیا اور ان سے دعائیں لیں اور تاحیات اسی کڑھن میں رہے، کہ کاش! اہل سنت منظّم ہو کر کفر وشرک، رفض وخروج کا مقابلہ کرسکیں۔ جب کوئی قومی خوشی کی خبر سنتے تو پھولے نہ سماتے۔ ستر سال سے زائد عمر لے کر یہ مردِ مجاہد ۲۵/نومبر ۱۹۶۰ء جمعۃ المبارک کے روز کلمہ شہادت کا ورد کرتے ہوئے، عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف روانہ ہوئے، وفات سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد تک دل متحرک رہا۔ جمعہ کی نماز کے بعد جام پور کی مرکزی عیدگاہ میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ ان کے مسکراتے چہرہ کو دیکھ کر اس کے مخالفین بھی اس کے جنتی ہونے کی گواہی دے رہے تھے۔ تنظیم اہلِ سنت کا مرکزی صدر سردار محمود خان لغاری اور جنرل سیکریٹری سردار احمد خان پتافیؒ مہتمم ومنتظم امام اہلِ سنت مولانا سیّد نورالحسن شاہ بخاریؒ مقرر ہوئے۔ مذکورہ بالا سردار صاحبان نے حضرت مولانا سیّد نورالحسن بخاریؒ کو سب کچھ سپرد کردیا، سردار محمود خان لغاریؒ کے بعد مولانا سیّد نورالحسن شاہ بخاریؒ، علامہ دوست محمد قریشیؒ، علامہ عبدالستار تونسویؒ یکے بعد دیگرے صدر رہے۔ حضرت تونسویؒ کے بعد آپ کے فرزند ارجمند مولانا عبدالغفار تونسوی مدظلہ صدر چلے آرہے ہیں۔☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

خبروں پر ایک نظر

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، صدر ٹاؤن

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کراچی کے ضلع جنوبی کے حلقہ گارڈن فقیری مسجد صدیق وہاب روڈ میں ہر سال کی طرح امسال بھی سالانہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس کا انعقاد کیا گیا کہ کرونا کی پابندیوں کے بعد یہ کانفرنس حلقہ کے احباب کی ہمت و کوشش سے طے ہوئی، تیاری کے مراحل میں کئی سو اشتہارات شہر بھر کے پوش علاقوں میں چسپاں کئے گئے، جس سے الحمدللہ! دعوتی مہم کا بھرپور فائدہ ہوا، عوام الناس کی دلچسپی اور روابط سے احباب گارڈن کے حوصلے مزید بلند ہوئے، مساجد میں باقاعدہ اس عظیم الشان کانفرنس کے اعلانات ہوئے، محترم جناب سلمان واجد، مولانا نجیب اللہ، مولانا وقاص، بھائی آصف اور دیگر رفقاء نے خوب محنت کی، ایک رات قبل جلسہ گاہ کو سجایا دیا گیا، پورے علاقے میں سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس کی موثر آواز لگائی گئی۔ اہل محلّہ نے ذاتی دلچسپی لے کر گلیوں اور راستوں کی صفائی کی۔

پروگرام کا آغاز بعد نماز عشاء ڈاکٹر حافظ محمد قاسم کی تلاوت اور حافظ عبدالرحمن نعیم کی نعت سے ہوا۔ مولانا محمد عثمان نے کانفرنس کی غرض وغایت بیان کی۔ مولانا شہریار استاذ جامعہ نظامیہ توحیدیہ، مولانا مسعود احمد لغاری نگراں حلقہ صدر ٹاؤن استاذ الحدیث جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد، جامعہ یوسفیہ بنوریہ نے ’’عقیدۂ تحفظ ختم نبوت پر کام کرنے والوں کی سعادت مندی اور زندگی کی بہار‘‘ کے موضوع پر گفتگو کی۔ بعد ازاں قاری محمد نعیم اللہ، مولانا محمد شاہ رخ، مولانا حبیب اللہ ارمانی نے دلفریب انداز میں تلاوت، نعت، ترانہ ختم نبوت سامعین کے سامنے پیش کیا۔

اللہ کی شان! پروگرام شروع ہونے کے کچھ دیر بعد بارانِ رحمت شروع ہوئی، ہلکی ہلکی بارش میں فضا ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ہر مسلمان کا مذہبی اور دینی فریضہ ہے: علماء کرام

لاہور..... عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی براہ راست مکین گنبد خضرا ؐ کی شفاعت کا سبب ہے۔ ان خیالات اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد حنیف کمبوہ، مولانا عبدالعزیز، مولانا سعید وقار، مولانا قاری محمد عابد حنیف، مولانا زبیر جمیل نے جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنا ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے۔ زندگی کے آخری لمحات تک عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ کرتے رہیں گے، تمام مکاتب فکر کے جید علماء کا قرآن وحدیث کی روشنی میں متفقہ فتویٰ ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ ہر قسم کا تعلق رکھنا سخت ممنوع اور حرام ہے۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج اور ان کی اصلاح اور ہدایت کا کامیاب ذریعہ ہے۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ہر مسلمان کا مذہبی اور دینی فریضہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی نشانی ہے۔ کارکنان ختم نبوت کام میں تیزی لائیں اور قادیانیوں کی سازشوں سے باخبر رہنے کے لیے مرکز کے ساتھ اپنا رابطہ مضبوط رکھیں۔ علماء نے کہا کہ ممبران قومی آسمبلی کا مطالبہ کہ نکاح فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کیا جائے یہ تمام اسلامیان پاکستان کے دلوں آواز ہے۔ وفاقی حکومت بغیر کسی تاخیر کے نکاح فارم میں ختم نبوت کے حلف نامہ کو شامل کرنے کے لئے عملی قدم اٹھائے۔

بارش کے یہ قطرے کل قیامت کے دن گواہی دیں گے کہ ان عاشقان مصطفیٰ نے صرف اور صرف حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی خاطر بارش میں بھیگ کر ختم نبوت کے پرچم کو اٹھائے رکھا۔ آپ حضرات کی اس ادا پر ان شاء اللہ! اللہ کریم بخشش کے فیصلے فرمائیں گے۔ ظاہراً آپ کی حاضری گارڈن صدیق وہاب روڈ پر ہے، لیکن یاد رکھیں کہ یہ حاضری آپ کی گنبد خضریٰ میں لگ رہی ہے۔

مہمان خصوصی مہتمم شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ، امیر جمعیت علماء اسلام ضلع جنوبی مولانا نورالحق مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم ایسا متفقہ پلیٹ فارم ہے کہ اس میں تمام مسلمان یکجان ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے لے کر سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تک، سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر حضرت پیر ناصر الدین خاکوانی مدظلہ تک، حضرت خاکوانی سے لے کر آج کے اس جلسے میں آئے ہوئے ایک ایک کارکن تک، کارکن سے لے کر روزِ قیامت تک تحفظ ختم نبوت کا کام اس طرح تزک و احتشام سے جاری رہے گا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے اکابرین ملت نے قربانیاں دیں، جس کے لئے ماحول سازگار کیا گیا، دعاؤں اور عوامی رابطہ مہم حضرت بنوریؒ اور اسمبلی میں حضرت مفتی محمودؒ کی قیادت و سیادت میں علماء کرام کی نمائندگی ہوتی رہی، نیز تحریکی استحکام کے لئے حضرت ہزارویؒ کی محنت یہ سب یکجا ہوئے تو قادیانیت کے تابوت میں کیل ٹھونکی گئی اور آج ہم فکر سے یہ نعرہ لگاتے ہیں: ختم نبوت زندہ باد، تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد، قربانیاں دیں، دس ہزار نوجوانوں نے اور تحریک شروع ہوئی۔ نوجوانوں سے گزارش کرتا ہوں آؤ آج بھی ہم اس مشن پر سب کو ایک کرتے ہوئے علماء کرام کا بھرپور ساتھ دیں اور قانون تحفظ ناموس رسالت اور قوانین ختم نبوت کی حفاظت کے لئے سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے رہیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ چلتے ہوئے اس مشن سے وابستہ رہیں۔

فیصل آباد سے آئے ہوئے مہمان خصوصی مولانا محمد رفیق جامی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بارش کی بوندیں ہم پر رحمت بن کر آرہی ہیں اور اللہ ہم سے راضی ہورہے ہیں۔ اللہ میاں نے آپ کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لیا، بارش میں نہلایا، درود پاک کی خوشبوؤں کی فضا میں آپ کو خوب انجوائے کرایا، ہر بوند کو آپ کی ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کا گواہ بنایا اور کیا چاہئے؟ ہر نبی اپنے دور کا سب سے اشرف انسان ہوتا ہے اور اس کا رتبہ نہایت ہی اعلیٰ ہوتا ہے، جو لوگ ملعون قادیان، مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں، وہ بیچارے سمجھ نہیں پاتے کہ یہ نبی نہیں بلکہ غبی ہے، جو شخص حضور سرور کونین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہ کرے، ہم بھی ایسے کسی شخص کو مسلمان تسلیم نہیں کرسکتے۔

حلقہ شو مارکیٹ کے سرپرست، حضرت بنوریؒ کے شاگرد رشید امام جامع مسجد رحمانی حضرت مولانا عبداللہ مدظلہ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود اول تا آخر پروگرام میں شریک رہے، پروگرام اپنی نگرانی میں مکمل کرایا، نیز فرمانے لگے: اگر ہم میں سے کوئی آج بارش کے ان قطروں کی وجہ سے پروگرام سے اٹھا، تو میں سمجھتا ہوں کہ رحمت خداوندی کی نظروں سے محروم رہے گا۔ پروگرام کا اختتام حضرت کی دعا پر ہوا۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مولانا نجیب اللہ، بھائی سلمان واجد سمیت حلقہ گارڈن کے احباب نے مکمل کئے۔ عوام الناس اور علماء کرام سمیت حلقہ کے معززین نے بھرپور شرکت کی۔ اللہ رب العالمین تمام احباب اور افراد کی کاوشوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

حضرت شاہ نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کی ختم نبوت سے متعلق

متفرق یادداشتیں!

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

قارئین! آج کی مجلس میں اپنے مخدوم حضرت نفیس الحسینی علیہ الرحمۃ کی ختم نبوت سے متعلق متفرق یادداشتوں کو بغیر ترتیب کے عرض کرتا ہوں۔ جتنا ہوگیا غنیمت جانیں۔

۞...... حضرت سید نفیس الحسینی علیہ الرحمۃ نے باضابطہ سب سے پہلے جو کتاب کتابت کی وہ قاضی سلمان منصور پوری علیہ الرحمۃ کی کتاب رحمۃ اللعالمین ہے۔ بھائی رضوان نفیس اور سید محمد معاویہ بخاری بن مولانا سید عطاء المنعم شاہ بخاری علیہ الرحمۃ بن امیر شریعت علیہ الرحمۃ کے فون پر باتیں کرنے سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلا اشتہار لاہور ختم نبوت کی کانفرنس جس کے بنیادی خطیب حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری علیہ الرحمۃ تھے۔ اس کا اشتہار کتابت کیا۔ یہ کانفرنس مارچ ۱۹۵۴ء میں ہوئی تھی۔

۞...... ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اب ماہنامہ لولاک ملتان ہفت روزہ ختم نبوت، قادیانی مذہب، احتساب قادیانیت کے ٹائٹل آپ نے کتابت کئے۔ عمدہ طباعت کے لئے مشوروں سے سرفراز فرمایا۔ احتساب قادیانیت کی جب نئی جلد آتی، پیش کرتے تو دعاؤں سے ایسی ہمت افزائی فرماتے اور اتنے وقیع کلمات ارشاد فرماتے کہ سب تھکاوٹیں دور ہو جاتیں۔ ہر کتاب کے کئی نسخے اپنے پاس رکھتے اور اندرون وبیرون ملک بھجوانے کا اہتمام کرتے۔

۞...... مجلس کے مرکزی شوریٰ کے اجلاسوں میں علامہ اقبال کا کتابچہ ’’احمدیت اینڈ اسلام‘‘ انگلش اور مولانا لال حسین اختر علیہ الرحمۃ کا کتابچہ ’’حضرت مسیح علیہ السلام مرزا قادیانی کی نظر میں‘‘ کے کئی ہزار نسخے شائع کرانے کا ریزولیشن کیا۔ پھر ان کو دنیا میں اپنے اور مجلس کے ذریعہ فری تقسیم کرایا۔

۞...... مولانا لال حسین اختر علیہ الرحمۃ کا مذکورہ رسالہ اردو میں سب سے پہلے ایڈیشن کی خود کتابت فرمائی۔ اب چند سال ہوئے پہلا ایڈیشن کا رسالہ مجلس کی مرکزی لائبریری سے منگوا کر اس کا عکس خود شائع کر کے فری تقسیم کرایا۔

۞...... عالم اسلام کے ممتاز عالم دین مولانا ابو الحسن علی ندوی علیہ الرحمۃ نے عربی میں ’’القادیانیة‘‘ اور اردو میں ’’قادیانیت‘‘ تالیف کی۔ اس کی تالیف سے طباعت تک کے تمام مراحل میں ’’حضرت سید نفیس الحسینی‘‘ برابر کے شریک رہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے جو واقعات بیان فرمائے وہ فقیر نے نوٹ کر کے آپ کی زندگی میں شائع کر دیئے تھے جو یہ ہیں۔ چنانچہ ۲۳؍رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ بعد از تراویح کی مجلس میں آپ نے ارشاد فرمایا:

۞...... ’’حضرت رائے پوری علیہ الرحمۃ آخری عمر میں قادیانیت کے فتنہ کے خلاف مکمل متوجہ ہوگئے تھے۔ ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کے لئے ہمہ تن علماء اور متوسلین کو متوجہ فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ کوئی کمی کرتا، توجہ نہ کرتا تو خفگی فرماتے۔ خفگی بھی صرف اس کام کے لئے فرماتے تھے۔ ورنہ تو سراپا شفقت تھے۔ ایک بار گورنمنٹ کی طرف سے دسمبر ۱۹۵۷ء کے اواخر جنوری ۱۹۵۸ء کے اوائل میں پنجاب یونیورسٹی میں مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا۔ عرب وعجم سے اسکالرز اکٹھے ہوئے۔ کئی دن پروگرام رہا۔ ان دنوں حضرت رائے پوری علیہ الرحمۃ لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ روزمرہ مجلس مذاکرہ کی رپورٹ سے باخبر رہتے۔ ایک دن اطلاع ملی کہ بعض عرب ممالک کے نمائندگان نے فتنہ قادیانیت کے متعلق آگاہی چاہی۔ آپ نے یہ سنا تو تڑپ گئے۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی علیہ الرحمۃ کو لکھنؤ پیغام بھجوایا کہ لاہور تشریف لائیں۔ وہ کھانسی میں مبتلا تھے۔ عذر کیا کہ تندرست ہونے پر حاضر ہوں گا۔ حضرت رائے پوری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ان سے کہو اسی حالت میں آجائیں۔ یہاں لاہور علاج کرائیں گے۔ وہ تشریف لائے تو مولانا لال حسین اختر علیہ الرحمۃ، مولانا محمد حیات علیہ الرحمۃ مولانا قاضی احسان احمد شجاع

آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے حوالہ جات مہیا کئے۔ مولانا علی میاں نے عربی میں ''القادیانی والقادیانیه'' لکھی۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے طباعت کے خرچہ کا مجلس کی طرف سے ذمہ لیا۔ پہلے بمبئی سے پھر دمشق سے شائع ہوئی۔ دنیائے عرب میں اسے تقسیم کرایا۔ عرب دنیا نے اس کتاب سے فتنہ قادیانیت کو سمجھا۔ مصر، شام، میں اس کتاب کا اتنا چرچا ہوا کہ قادیانیت پر پابندی لگی۔ پھر دوبارہ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ حضرت مولانا علی میاںؒ نے سفر کیا۔ پھر خود ہی مولانا علی میاں نے اردو میں اسے مرتب کیا۔ روز جتنا حصہ تیار ہوتا حضرت کو سنا دیا جاتا۔ آخری خواندگی مولانا سید عطاء المنعم ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ذمہ ٹھہری۔''

✿ ...... ''ایک بار حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ رات کو تشریف لائے۔ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ آرام کے لئے خواب گاہ میں جا چکے تھے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ آپ کو زحمت ہوگی۔ اطلاع نہ کریں۔ صبح ملیں گے۔ مگر تھوڑی دیر میں خود حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے کمرہ میں طلب کیا۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خدام پر بگڑ گئے کہ میرے منع کرنے کے باوجود تم لوگوں نے اطلاع کیوں دی؟ خدام نے بتایا کہ ہم نے اطلاع نہیں دی۔ غصہ ٹھنڈا ہوا۔ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے کمرہ میں گئے۔ اب پوری خانقاہ کے علماء جمع ہونا شروع ہوئے۔ کمرہ بھر گیا۔ مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ کو بلالیا۔ کتاب کا ایک باب مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مکمل سنایا۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سنتے رہے، سر دھنتے رہے۔ جب باب ختم ہوا تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ (علی میاں) سے فرمایا کہ آپ نے اپنے نانا ﷺ کا حق ادا کر دیا۔ پھر خود ہی فرمایا نہیں بلکہ اپنا حق ادا کیا۔ آپ ﷺ کے حق کو کون ادا کر سکتا ہے؟ اس کتاب کی کتابت کی بھی سعادت مجھے (حضرت سید نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ) حاصل ہوئی۔ کتاب پر نوائے وقت نے بہت عمدہ تبصرہ کیا۔'' (لولاک ذیقعدہ ۱۴۲۳ھ)

✿ ...... حضرت سید نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً وفات سے چار سال قبل ''قادیانیت'' کا اردو ایڈیشن اوّل جو آپ کا کتابت شدہ ہے۔ مجلس کی مرکزی لائبریری سے طلب فرمایا اور پھر اس کا عکس شائع کیا۔ اس نئے ایڈیشن پر پیش لفظ مولانا سید سلمان الحسینی الندوی مدظلہ سے لکھوایا جو یہ ہے: ''قادیانیت اسلام سے خارج اور اسلام کے خلاف خطرناک برطانوی سازش سے پیدا ہونے والا ایک عالمی فتنہ اور غیر مسلم فتنہ ہے۔ جس نے اسلام کا چولا پہن کر اسلام کے قلعہ میں نقب لگانے کی زبردست کوشش کی۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو آج واقف حال، اور پڑھا لکھا ہی نہیں عامی مسلمان بھی جانتا ہے۔ لیکن ۵۷۔۱۹۵۸ء میں جب لاہور میں پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے بین الاقوامی سطح پر مجلس مذاکرات اسلامی کا انعقاد ہوا تھا۔ جس میں عالم اسلام اور مغربی ممالک سے ممتاز اور سرآوردہ علماء ومفکرین کی شرکت بڑے پیمانہ پر ہوئی تھی۔ اس وقت مصر، شام وعراق کے علماء قادیانیت کے بارے متجسس تھے۔ ان کے سامنے کوئی کتابچہ نہیں تھا۔ جس سے انہیں اس نامراد وشقی فرقہ سے واقفیت حاصل ہوسکتی۔ حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کا برصغیر اور پھر عالم عرب پر بڑا احسان ہے کہ انہوں نے اپنے خلیفہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو بتاکید مامور فرمایا کہ وہ اس موضوع پر عربی میں کتاب تحریر فرمائیں۔ حضرت اقدس کی ایماء اور اہتمام کا نتیجہ تھا کہ عربی میں ''القادیانی والقادیانیه'' کے نام سے حضرت مولانا ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب تیار فرمائی۔ پھر حضرت ہی کے حکم پر اسے اردو میں منتقل فرمایا اور مزید اتنے اضافے فرمائے کہ وہ ایک مستقل کتاب بن گئی۔ جس کی کتابت کا فریضہ حضرت شاہ نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نے انجام دیا۔ اس کتاب کی طباعت اور نشر واشاعت ''مکتبہ دینیات'' ۱۳۴۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور کی طرف سے ۱۹۵۹ء میں ہوئی تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قابل مبارک ولائق شکریہ وسپاس ہے کہ اس نے انکار ختم نبوت کے اس فتنہ کو دفن کرنے، اس کی قلعی کھولنے اور اس کی حقیقت سے آگاہ کرنے کا وہ کارنامہ انجام دیا۔ جو اصلاح معاشرہ اور تجدید دین کی کوششوں میں سب سے زیادہ بنیادی کوشش ہے۔ اس عظیم تحریک کے بانیان وعلمبرداران ایک عظیم فرض کفایہ انجام دے رہے ہیں اور امت کو اپنے نبی ﷺ کی نبوت ورسالت سے مربوط کرنے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ حضرت شاہ نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ دین کے مختلف شعبوں کی تجدید وسرپرستی فرما رہے ہیں۔ شیعیت اور ناصبیت کے درمیان نقطۂ حق واعتدال کو ابھارنے اور روشن فرمانے کے تجدیدی کام کا سہرا انہیں کے سر ہے۔ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے ''قادیانیت'' نامی اس کتاب کی جدید ومعیاری

اشاعت کا فیصلہ نہایت ہی مبارک ہے۔ خدا تعالیٰ انکار ختم نبوت کے فتنہ کے استیصال کے لئے اسے قبول فرمائے۔ آمین!‘‘

(ہیچمداں: سید محمد سلمان الحسینی الندوی ۱۴۲۴ھ)

✪......۲۲؍رمضان ۱۴۲۳ھ کی تراویح کے بعد آپ نے حاضرین سے ارشاد فرمایا کہ: ’’اس وقت دینی کاموں میں دفاع ختم نبوت سب سے بڑا دینی کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے کہ ایک شخص نے جھوٹا نبوت کا دعویٰ کیا۔ چند ہزار یا چند لاکھ گمراہ اس کے گرد جمع ہوکر مرتد ہوگئے۔ اس کے مقابلہ کے لئے کروڑوں افراد نے جس درجہ میں بھی کام کیا۔ منکرین ختم نبوت کا استیصال کرنے والے اشخاص وجماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے جنتی بنادیا۔‘‘

✪......’’فرمایا ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی۔ سال بھر قائدین جیلوں میں رہے۔ رہائی کے بعد مارچ ۱۹۵۴ء میں لاہور میں ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ ہوا۔ اس وقت میری عمر ۲۱ برس تھی۔ اس کا اشتہار لکھنے کی مجھے سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت امیر شریعت ؒ تشریف لائے تو رفقاء مجھے حضرت امیر شریعت ؒ کی خدمت میں لے گئے اور اشتہار کی تعریف کی کہ یہ انہوں نے (میری طرف اشارہ کر کے) لکھا ہے۔ شاہ صاحب ؒ میری طرف متوجہ ہوئے۔ فرمایا کہ اشتہار لکھ کر مجھ پر کوئی احسان کیا ہے؟ اپنے نانا کی عزت کا کام کیا ہے۔ اس خوبصورتی سے یہ جملے ادا فرمائے کہ بس جی خوش ہوگیا۔ رات کو جلسہ عام ہوا۔ حضرت جالندھری ؒ اور دوسرے حضرات کے بیانات ہوئے۔ پھر شاہ صاحب ؒ تشریف لائے۔ میز پر بیٹھ کر تقریر کی۔ شہدائے ختم نبوت کے لئے دعاء کرائی اور فرمایا کہ جن کے بچے اس تحریک میں شہید ہوئے ہیں ان کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ بچے جنت میں آغوش محمد ﷺ میں پل رہے ہیں۔ ایک میں بد قسمت ہوں کہ جس کے سینہ میں گولی نہیں لگی اور افسوس کہ اس مسئلہ ختم نبوت کے دفاع کے جرم میں میری بیٹی کو چوٹی سے پکڑ کر گھسیٹا نہیں گیا۔ ایسے انداز میں شاہ صاحب ؒ نے یہ جملے فرمائے کہ پورا اجتماع آہوں وسسکیوں کا منظر پیش کرنے لگا۔ وہ ایسی زبردست تقریر تھی۔ مربوط تقریر کہ بس ایک خاص کیفیت شاہ صاحب ؒ پر طاری تھی۔ ایسا خطبہ پڑھا کہ اجتماع پر طمانیت کا خیمہ تن گیا۔ بس پھر اسے کھولنا شروع کیا تو کھولتے کھولتے تقریر ہوگئی۔ اس تقریر میں آپ نے مولانا ابوالحسنات ؒ کے متعلق فرمایا کہ وہ جبل الاستقامت ہیں۔ شیعہ حضرات کو تحریک میں شرکت پر مبارک دی اور فرمایا کہ خلافت الٰہیہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگئی۔ خلافت راشدہ علی منہاج نبوت یعنی خلافت نبویہ یہ سیدنا صدیق اکبر ؓ سے شروع ہوکر سیدنا علی المرتضیٰ ؓ پر ختم ہوگئی۔ رحمت دو عالم ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ سیدنا علی ؓ خلافت راشدہ کے خاتم الخلفاء ہیں۔‘‘

✪......فرمایا کہ: ’’ایک بار حضرت رائے پوری ؒ کو ملنے کے لئے حضرت شاہ صاحب ؒ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ تشریف لائے۔ تو شیعہ رہنما سید مظفر علی شمسی ؒ بھی آگئے۔ بس مجلس لگ گئی۔ خوب بھرپور گفتگو جاری رہی۔ میں بھی جاکر ایک کونہ میں بیٹھ گیا۔ ان حضرات کی گفتگو سنتا رہا۔ شمسی صاحب چلے گئے تو شاہ صاحب ؒ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر میرے ملنے سے، میرے ہاں آنے سے، حضرت رائے پوری ؒ کی زیارت سے یہ لوگ امہات المؤمنین کو گالیاں نہ دیں تو میرا کیا نقصان ہے؟ اس کا نام حکمت ہے۔ ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمة! فرمایا میں نے دیکھا کہ شمسی صاحب تقریر کر رہے تھے۔ شاہ صاحب ؒ نے جاکر تھپکی دی۔ بس وہ شاہ صاحب ؒ کی تھپکی سے شیر ہوگیا۔ جو شاہ صاحب ؒ کہنا چاہتے تھے وہ شمسی صاحب نے کہہ دیا۔ حضرت شاہ صاحب ؒ نے ان کے منہ میں گویا اپنی زبان رکھ دی۔ جو کہلوانا چاہتے تھے ان مسالک کے رہنماؤں سے امیر شریعت ؒ کہلوالیتے تھے۔ یہ بڑی خوبی تھی آپ کی۔‘‘ (لولاک ذیقعدہ ۱۴۲۳ھ)

✪......اس مجلس میں آپ نے قادیانی مرکز ’’النخلہ‘‘ کی بربادی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: ’’ایک بار حضرت رائے پوری ؒ کو معلوم ہوا کہ خوشاب علاقہ سون سکیسر میں مرزائیوں نے موسم گرما کا ہیڈکوارٹر النخلہ کے نام سے قائم کیا ہے۔ اس علاقہ کے ایک عالم دین کو تنبیہ کی کہ قادیانی کام کررہے ہیں۔ تم خاموش کیوں بیٹھے ہو۔‘‘ (النخلہ جابہ ضلع خوشاب کے قریب قائم کیا گیا تھا۔ حضرت جالندھری ؒ، مولانا لال حسین اختر ؒ، مولانا عبدالرحمن میانوی ؒ، مولانا محمد شریف بہاولپوری ؒ، قاضی عبداللطیف ؒ، مولانا

محمد لقمان علی پوری ؒ، مولانا عبدالرحیم اشعر ؒ کے دورے ہوئے۔ قادیانی عمارت چھوڑ کر بھاگ گئے۔‘‘ (حضرت جالندھری ؒ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مدرسہ و دفتر کے لئے وہاں جگہ خریدی۔ مسجد و مدرسہ آج بھی وہاں قائم ہے۔ ہر سال کانفرنس ہوتی ہے)

✿...... آپ نے فرمایا کہ: ’’مولانا محمد حیات ؒ تو حضرت رائے پوری ؒ کی لاہور آمد پر حاضر باش ہوتے تھے۔ مولانا لال حسین اختر ؒ بھی تشریف لاتے۔ حضرت رائے پوری ؒ جماعت ختم نبوت کے ساتھیوں کے متعلق فرماتے۔ یہ ہمارے کام کے آدمی ہیں۔ حضرت رائے پوری ؒ کو شیخ الاحرار اور مرشد الاحرار بھی لکھا گیا۔ جو سو فیصد صحیح ہے۔ (بات حضرت کی یہاں پہنچی تھی تو حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان نے فرمایا کہ مولانا محمد حیات ؒ بہت بڑے مناظر تھے۔ ایک دفعہ گوجرانوالہ نصرۃ العلوم تشریف لائے تو دس دن میں نے بھی ان سے رد قادیانیت پڑھی۔ مولانا محمد حیات ؒ فرماتے تھے کہ تم مرزا قادیانی کے متعلق (ذلیل سے ذلیل) دعویٰ کرو۔ میں دلائل سے ثابت کروں گا کہ وہ اس سے بھی ذلیل تھا۔ چنانچہ کئی دن ایسے ہوتا رہا۔ بہت ٹھنڈے مزاج کے پختہ مشق مناظر تھے۔ قادیانیت کی کتب ان کو ازبر یاد تھیں اور مناظرانہ گرفت بہت مضبوط ہوتی تھی) حضرت سید نفیس الحسینی ؒ نے پھر سے گفتگو کا آغاز کیا۔ ’’فرمایا کہ ایک بار حضرت امیر شریعت ؒ نے خواب دیکھا کہ مولانا انور شاہ کشمیری ؒ تشریف لائے اور فرمایا کہ ایک بات آپ سے کہنی ہے۔ اتنے میں قاضی صاحب ؒ نے حضرت امیر شریعت ؒ کو جگا دیا۔ اب حضرت امیر شریعت ؒ پریشان کہ حضرت کشمیری ؒ نے کیا بات فرمانی تھی؟ حضرت رائے پوری ؒ سے تعبیر پوچھی تو حضرت رائے پوری ؒ نے فرمایا کہ ایک سید (کشمیری ؒ) دوسرے سید (حضرت امیر شریعت ؒ) سے اپنے نانا ﷺ کی ختم نبوت کی ہی بات کہنی تھی اور کیا۔ اس پر امیر شریعت ؒ جھوم اٹھے۔ فرمایا: بالکل انشراح ہوگیا۔ یہی بات کہنا چاہتے ہوں گے۔‘‘

✿...... ۲۴ویں تراویح ۱۴۲۳ھ کے بعد فرمایا کہ: ’’سیالکوٹ کے علامہ میر حسن ؒ بڑے عالم تھے۔ ان کے شاگرد مولوی ظفر اقبال بڑے کاتب تھے۔ حمایت اسلام کے لئے قرآن مجید لکھا۔ مولوی ظفر اقبال سے میری ملاقاتیں رہیں۔ وہ فرماتے تھے کہ علامہ میر حسن ؒ جب طلباء کو پڑھاتے خاص بات کہنی ہوتی تو طلباء سے فرماتے کہ کتابیں بند کردو۔ ایک دن علامہ میر حسن ؒ نے طلباء سے فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بہت ہی ذلیل قسم کا بے دین تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے زیر استعمال جو قرآن مجید کا نسخہ تھا اس کو میر صاحب فرماتے ہیں میں نے دیکھا ہے۔ ختم سورۃ الناس کے بعد خالی جگہ پر مرزا قادیانی نے قوت باہ کا نسخہ لکھا ہوا تھا۔ علامہ میر حسن ؒ صاحب کے خاندان کے کچھ افراد اہل سنت تھے۔ کچھ اہل حدیث، کچھ قادیانی سحر کا شکار ہوگئے۔ علامہ میر حسن ؒ نے وصیت کی کہ میرا جنازہ میر ابراہیم سیالکوٹی ؒ پڑھائیں۔ اس لئے کہ وہ مرزائیت کے خلاف بڑے مناظر تھے۔‘‘ (لولاک، ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ)

✿...... ’’اہل حدیث رہنما مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی ؒ نے رد قادیانیت پر ’’شہادت القرآن فی اثبات حیات عیسیٰ علیہ السلام‘‘ کے نام پر دو حصوں میں کتاب لکھی۔ جو مرزا قادیانی کی زندگی میں آپ نے شائع کی۔ مرزا قادیانی اس کا جواب نہ دے پایا۔ حالانکہ اسے جواب دینے کے لئے للکارا گیا تھا۔ یہ کتاب نایاب ہوگئی تو اسے پھر قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری ؒ کے حکم پر مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شعبہ نشر و اشاعت سے شائع کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر سلسلہ عالیہ قادریہ کے شیخ المشائخ حضرت سید نفیس الحسینی ؒ فرماتے ہیں کہ: ’’میں اس مجلس میں موجود تھا۔ جس مجلس میں حضرت رائے پوری ؒ نے حضرت جالندھری ؒ سے اس کتاب کی اشاعت کے لئے فرمایا۔ مگر کتاب کا حصول اور طباعت کی اجازت کا مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی ؒ کے ورثاء سے مرحلہ درپیش تھا۔ چونکہ میرا (سید نفیس الحسینی ؒ) آبائی تعلق سیالکوٹ سے ہے۔ اس لئے اپنے دل میں فیصلہ کرلیا کہ یہ مرحلے میں طے کروں گا۔ چنانچہ علی الصبح اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سیالکوٹ چل نکلا۔ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی ؒ کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ آپ کے بھتیجے مولانا محمد عبدالقیوم میر ؒ (والد ماجد پروفیسر ساجد میر) آپ کے وارث تھے۔ ان کے دروازہ پر دستک دی۔ باہر تشریف لائے۔ میں (سید نفیس الحسینی ؒ) نے ان سے حضرت

رائے پوری ؒ کی خواہش کا اظہار کیا۔کتاب اور اجازت اشاعت طلب کی۔ وہ الٹے پاؤں گھر گئے۔لائبریری سے وہ کتاب اٹھالائے اور یہ وہ نسخہ تھا جس پر مصنف مرحوم (مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی ؒ) نے ضروری اضافے وترامیم کی تھیں۔لیکن اس نسخہ کے سرورق پر مصنف مرحوم کا نوٹ لگا تھا۔’’بدلحاظ بن جاؤ لیکن کتاب کو لائبریری سے مت باہر جانے دو‘‘ یہ نوٹ پڑھ کر کتاب کے حصول کی بابت مایوسی ہوئی۔لیکن قدرت کا کرم کہ اگلے ہی لمحہ میں میر عبدالقیوم ؒ نے فرمایا کہ چھپوانا مطلوب ہے اور حضرت رائے پوری ؒ کا حکم ہے۔ لیجئے کتاب بھی حاضر اور چھاپنے کی بھی اجازت ہے۔حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ کتاب لے کر خوشی خوشی دوپہر تک لاہور حضرت رائے پوری ؒ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔حضرت نے اس کارروائی پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور دعائیں دیں اور کتاب کی کتابت اپنی نگرانی میں کرانے کا حکم دیا۔ مناظر اسلام، مولانا لال حسین اختر ؒ نے اپنے ذاتی نسخہ سے کتابت کی اجازت دی اور مصنف مرحوم کے نسخہ جس میں ترامیم واضافے تھے۔ اسے سامنے رکھا گیا۔جتنی کتابت ہوتی جاتی وہ میر عبدالقیوم صاحب کو بھجوادی جاتی۔ وہ پروف پڑھتے رہے۔یوں مختصر عرصہ میں کتاب چھپنے کے لئے تیار ہوگئی۔ جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کیا اور اس نسخہ کے پھر کئی بار ایڈیشن مجلس نے شائع کئے۔‘‘

(احتساب قادیانیت ج۱۹ص۳،۴)

آپ نے جس مجلس میں اس واقعہ کا بیان فرمایا اسی مجلس میں زور دے کر تین بار فرمایا کہ: ’’بھئی اس کتاب کو ہماری مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کیا۔ ہماری جماعت نے شائع کیا۔ سب ساتھی یاد رکھیں کہ ہماری جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت ہے‘‘ یہ بار بار فرمایا۔ایک بار ایسے بھی ہوا کہ کریم پارک راوی روڈ میں حضرت اقدس ؒ کی خدمت میں زیارت کے لئے فقیر اور حضرت مولانا فقیر اللہ اختر،حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی حاضر ہوئے۔ بھائی رضوان نفیس سے فرمایا کہ پہلے ان کو شربت پلاؤ۔ پھر چائے پلاؤ۔ بھائی رضوان نفیس نے ساتھی کی ڈیوٹی لگادی۔ حضرت باتوں میں مشغول ہوگئے۔تھوڑی دیر کے بعد فرمایا مشروب نہیں آیا۔رضوان کیوں دیر کر رہے ہو۔’’اصل میں تو یہی حضرات ہمارے مہمان ہیں۔‘‘ بعینہ جس طرح آپ کے مرشد حضرت رائے پوری ؒ، خدام ختم نبوت سے بھرپور محبت وشفقت کا معاملہ فرماتے اسی طرح حضرت اقدس سید نفیس الحسینی ؒ بھی خدام ختم نبوت کے لئے عنایتوں وکرم فرمائیوں کی موسلا دھار بارش بن جاتے۔

۞......مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس کے موقع پر ملتان تشریف لاتے۔رات کی کانفرنس کو رونق بخشتے۔ برطانیہ کی کانفرنس پر کئی بار تشریف لے گئے۔واپسی پر عمرہ کے لئے ایک بار راقم روسیاہ کو بھی ہمراہی کا شرف نصیب ہوا۔ مدینہ طیبہ میں حاضری کے وقت آپ کی کیفیت دید کے قابل ہوتی تھی۔ اسے الفاظ میں بیان کرنا مجھ مسکین کے لئے ممکن نہیں۔عصر کے بعد چھتریوں والے پہلے حصہ کے شمال مغربی کونہ میں عشاء تک تشریف رکھتے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے رحمت عالم ﷺ کا گنبد خضراء صاف صاف مکمل نظر آتا ہے۔آپ اکثر مراقبہ میں گردن جھکا کر قبلہ رخ بیٹھ جاتے۔کبھی سر اٹھاتے تو گنبد خصراء پر نظریں جمادیتے۔ پھر مراقبہ میں چلے جاتے۔اس وقت آپ کے چہرہ انور کی جو کیفیات ہوتیں۔ سبحان اللہ! العظمة للہ ولرسولہ وللمؤمنین!!

اسی طرح لاہور عائشہ مسجد کی ختم نبوت کانفرنس تو آپ کی زیرصدارت منعقد ہوتی۔ صحت کے زمانہ میں بہت سارا وقت سٹیج پر تشریف رکھتے۔اخیر عمر میں بیماری کے باوجود تھوڑی دیر کے لئے تشریف لاتے۔مگر تشریف آوری ضرور ہوتی۔

۞......ایک بار لاہور مسجد عائشہ میں ختم نبوت کانفرنس رکھی۔ آپ کی صحت اس میں شرکت کی متحمل نہ تھی۔مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے بھائی عتیق انور سے عرض کیا کہ شرکت کی سبیل بنائیں۔ چاہے دس منٹ کے لئے ہی تشریف آوری ہو مگر تشریف ضرور لائیں۔ بھائی عتیق انور نے حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری، حضرت مولانا مفتی خالد محمود کو ہمراہ لیا۔ پل سگیاں عصر کے بعد حاضر ہوئے۔حضرت قبلہ سید نفیس الحسینی ؒ کا معمول تھا کہ مغرب سے قبل کریم پارک واپس تشریف لاتے۔ان حضرات نے عرض کیا حضرت آج روٹ بدل لیں۔خانقاہ سید احمد شہید ؒ سے کریم پارک جاتے ہوئے عائشہ مسجد میں مغرب پڑھ لیں۔اس پر مسکرائے اور فرمایا بہت اچھا۔اب قافلہ سمیت کانفرنس میں تشریف لائے۔مغرب پڑھی دعاء فرمائی اور روانہ ہوگئے۔

(جاری ہے)

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی جھلکیاں

☆......امسال کانفرنس کے موقع پر مجلس عمومی کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں متفقہ طور پر صاحبزادہ مولانا عزیز احمد مدظلہ اور صاحبزادہ مولانا سید محمد سلیمان یوسف بنوری مدظلہ کو نائب امیر منتخب کیا گیا۔ ☆......کانفرنس میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن مدظلہ کی آمد پر سامعین نے کھڑے ہوکر استقبال کیا۔ ☆......کانفرنس میں ملک بھر سے شرکاء کرام نے قافلوں کی صورت میں جوق در جوق شرکت کی۔ ☆......امسال پہلی مرتبہ کوئٹہ سے دس بڑی لگژری گاڑیوں میں چھ سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ ☆......کانفرنس میں ختم نبوت کی اہمیت و ضرورت کے علاوہ عقیدہ توحید، عظمت صحابہؓ و اہل بیتؓ، حیات عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا مہدی علیہ الرضوان، اصلاح معاشرہ اور استحکام پاکستان سمیت متعدد موضوعات پر خطابات ہوتے رہے۔

☆......کانفرنس میں تمام شہدائے ختم نبوت کے جرأت مندانہ کردار کو خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تحریک ختم نبوت میں شامل تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا تذکرہ خیر بھی کیا گیا۔ ☆......کانفرنس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے حوالہ سے مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی، جناب ذوالفقار علی بھٹو اور اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار سمیت ممبران اسمبلی کا تذکرہ خیر ہوتا رہا۔

☆......معروف شعراء ونعت خوانوں کی طرف سے دربار رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کرنے پر سامعین کیف وسرور کی حالت میں جھومتے اور شان رسالت زندہ باد کے نعرے بلند کرتے رہے۔

☆......کانفرنس میں مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے فضلا علماء کرام اور مفتیان کرام کی دستار بندی کا سماں قابل دید و قابل رشک تھا۔

☆......کانفرنس میں پیر طریقت حضرت مولانا سائیں عبدالکریم قریشیؒ کے جانشین حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی مدظلہ، حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمدؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد، حضرت مولانا خواجہ عبدالمالک صدیقیؒ کے جانشین مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی، مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی کے جانشین صاحبزادہ مولانا پیر سیف اللہ نقشبندی، شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا سرفراز خان صفدرؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا زاہد الراشدی، مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا قاضی ارشد الحسینی، خانقاہ عالیہ تونسہ شریف کے سجادہ نشین صاحبزادہ خواجہ مدثر محمود تونسوی، خانقاہ عالیہ سیال شریف کے صاحبزادہ خواجہ نظام الدین سیالوی، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا اشرف علی، شیخ الحدیث مولانا نذیر احمدؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا مفتی محمد طیب، مولانا ضیاء القاسمیؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا زاہد محمود قاسمی، مولانا پیر عزیز الرحمن ہزارویؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا پیر عتیق الرحمن ہزاروی، مولانا حبیب اللہ یاکیوالیؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا پروفیسر محمد مکی، مولانا عبداللہ لدھیانویؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا سعداللہ لدھیانوی، مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے جانشین مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا عبدالحفیظ مکی کے جانشین مولانا محمد عمر مکی، خطیب بلوچستان مولانا عبدالواحدؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا مفتی محمد احمد، شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی چوک منڈا کے جانشین صاحبزادہ مولانا سعیداللہ اشرف نے شرکت کرکے اپنے بزرگوں کے مشن کو زندہ جاوید رکھنے کا عزم کیا۔

☆......سیکورٹی پر مقرر رضا کاران ختم نبوت شرکاء کانفرنس کے ساتھ نظم وضبط، اپنائیت اور خندہ پیشانی سے پیش آتے رہے۔ ☆......حسب سابق شرکاء کانفرنس کے لئے خورونوش، رہائشی کمروں، کواٹروں اور چھولداریوں سمیت معلومات عامہ کے لئے تجربہ کار ٹیموں کا اہتمام کیا گیا۔ ☆......امسال پنڈال کے قریب مسلم پارک کو مکمل طور پر عمدہ اور قد آور سائبان کی چھت سے ڈھانپ دیا گیا جو کہ شرکاء کانفرنس کے لئے جلسہ گاہ کا کام دیتا رہا۔

☆......امسال صرف کانفرنس کے پنڈال کے لئے تیس تیس فٹ لمبی ۲۷۵ نئی صفیں خریدی گئیں۔

☆......کانفرنس کے پنڈال میں امسال ایک سو بیت الخلاء کا اضافہ کیا گیا۔ ☆......پوری مسلم کالونی، چنیوٹ کے جامعات، لالیاں، احمد نگر اور چنیوٹ کے علماء کرام شرکاء کانفرنس کے لئے میزبانی کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ☆......شرکاء کانفرنس کے لئے پچپن پکی پکائی پلاؤ کی دیگیں احباب مسلم کالونی کی جانب سے بھجوائی گئیں۔ ☆......کانفرنس کے اختتام پر مسلم کالونی سے غربی جانب کالووال موڑ تک اور شرقی جانب چنیوٹ شہر تک مسلسل گاڑیوں کی لائن نے منی رائیونڈ کا سماں قائم کررکھا تھا۔

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	400
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1200
5	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (2 جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700
6	تحریک ختم نبوت (10 جلد مکمل سیٹ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
7	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
8	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 1 تا 20 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	5100
9	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
11	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1200
12	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
13	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	130
14	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	150
15	سیرت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150
16	تذکرہ مجاہدینِ ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
17	خطبات شاہین ختم نبوت (دوجلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	400
18	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
19	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (دوجلدیں)	رسائل اکابرین	400
20	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	120
21	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	250

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ